﴿... اِنَّ الفَضلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَن يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحمُودًا﴾ (بنی إسرائيل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعہ ۱۶ جون ۱۹۹۵ء شمارہ ۲۴

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ دن آتے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ تمام پردے اٹھاتا جاتا ہے

" وہ دن آتے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ تمام پردے اٹھاتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی ایک دو زبردست ہاتھ دکھا دیگا تو پھر کہاں تک لوگ برداشت کر سکیں گے۔ آخر ان کو ماننا پڑے گا کہ حق اسی میں ہے جو ہم کہتے ہیں۔ ہمارے مخالف جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں دراصل ہمارے ساتھ لڑائی نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں اور کون ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی میں کامیاب ہو؟

☆☆☆

مخفی گناہوں سے بچنے کی تلقین

فرمایا: " جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا تو کوئی قصور نہیں۔ بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے۔ اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتداء میں اس کا پتہ نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔ قرآن شریف میں آیا ہے "قد افلح من زکٰھا" (الشمس: ۱۰) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ لیکن تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے۔ جب تک کہ کل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیہ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا"

☆☆☆

تکبر بڑا گناہ ہے

" سب سے اول آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی مگر آدم میں تکبر نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی امید ہے لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔

☆☆☆

استخارہ کا بھی وقت ہوتا ہے

ایک شخص کا خط آیا کہ میں آپ کے متعلق استخارہ کرنا چاہتا ہوں کہ آیا آپ حق پر ہیں یا نہیں۔

فرمایا:

" ایک وقت تھا کہ ہم نے خود اپنی کتاب میں استخارہ لکھا تھا کہ لوگ اس طرح سے کریں تو خدا تعالیٰ ان پر حق کو کھول دیگا۔ مگر اب استخاروں کی کیا ضرورت ہے جبکہ نشانات الٰہی بارش کی طرح برس رہے ہیں اور ہزاروں کرامات اور معجزات ظاہر ہو چکے ہیں۔ کیا ایسے وقت میں استخاروں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے؟ کھلے نشانات کو دیکھ کر پھر استخارہ کرنا خدا تعالیٰ کے حضور میں گستاخی ہے۔ کیا اب جائز ہے کہ کوئی شخص استخارہ کرے کہ اسلام کا مذہب سچا ہے یا جھوٹا اور استخارہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے سچے نبی تھے یا نہیں تھے۔ اس قدر نشانات کے بعد استخاروں کی طرف توجہ کرنا جائز نہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم، [طبع جدید] صـ ۲۱۵ تا ۲۱۷)

مختصرات

اللہ تعالیٰ کے فضل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی نشریات بڑی کامیابی اور عمدگی کے ساتھ حسب معمول جاری ہیں اور دن بدن عالمگیر ناظرین کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ یہ نشریات نہ صرف اردو اور انگریزی میں ہوتی ہیں بلکہ دیگر مختلف زبانوں کے پروگرام بھی بڑی کثرت سے دکھائے جاتے ہیں۔ ان زبانوں میں خاص طور پر بوزنین، ترکی، جرمن اور بنگلہ زبانیں شامل ہیں۔ عربی زبان میں تو اب روزانہ ۴ سے ۵ بجے تک ایک گھنٹے کا پروگرام روزانہ باقاعدگی سے نشر ہوتا ہے۔ تبلیغی لحاظ سے ان پروگراموں سے احباب جماعت کو بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کی وجہ سے "ملاقات" پروگرام میں اس ہفتہ عام معمول سے ہٹ کر، متفرق نوعیت کے پروگرام پیش کئے جاتے رہے۔ ان کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

ہفتہ، ۲۷ مئی ۱۹۹۵ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسب ارشاد خاکسار نے بچوں اور بچیوں کی کلاس لی جس میں آج کے دن کی مناسبت سے خلافت کے بارہ میں بچوں کو بتایا۔ اس کے بعد چاروں خلفائے راشدین اور چاروں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام بتائے نیز خلفائے حضرت مسیح موعودؑ کی تصاویر دکھا کر بچوں کو ان کا تعارف کروایا۔

اتوار، ۲۸ مئی ۱۹۹۵ء:

آج اس مجلس سوال و جواب کی ویڈیو دکھائی گئی جس میں حضور انور نے لجنہ اماء اللہ یوکے کے زیر اہتمام ہونے والے اجلاس میں خواتین کے سوالات کے جوابات دیئے تھے۔ یہ مجلس ۲۱ مئی کو محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ گفتگو انگریزی زبان میں ہوئی۔ سوالات حسب ذیل ہیں۔

☆ کیا براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ چیلنج کا آج تک کسی نے جواب دیا ہے۔ یا اس کی کوشش کی ہے؟

☆ مغربی دنیا میں رہتے ہوئے ایک مسلمان عورت اسلامی تعلیمات پر کیسے قائم رہ سکتی ہے جبکہ اس ماحول میں اخلاقی قدروں کے معیار بہت مختلف ہیں؟

☆ اگر حضرت آدمؑ دنیا میں سب سے پہلے انسان تھے تو ان کے بیٹے Cain نے کس عورت سے شادی کی تھی؟

☆ بچوں کو حفظ ماتقدم کے طور پر سکولوں میں ٹیکے لگائے جاتے ہیں رمضان میں مسلمان بچے روزہ کی وجہ سے یہ ٹیکے لگوانے سے انکار کرتے ہیں اس کا کیا حل ہے؟

☆ اگر خدا رحیم اور مہربان ہے تو پھر دنیا میں اس قدر تکالیف (بیماریاں وغیرہ) کیوں نظر آتی ہیں؟

☆ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ مسلمانوں کو اعلیٰ مقاصد کی خاطر اچھے عیسائیوں سے تعاون کرنا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ اس کی عملی طور پر کیا صورت ہو سکتی ہے؟

☆ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام اور عیسائیت دو مختلف راستے ہیں لیکن منزل ایک ہی ہے۔ اصل حقیقت کیا ہے؟

☆ کئی پاکستانی مسلمانوں کا خیال ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں کو غیر مسلم کہنا درست نہیں۔ ایسے لوگ ملک کے موجودہ حالات میں قیام امن کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

☆ مسلمانوں اور سکھوں میں آپس میں اس قدر نفرت کیوں پائی جاتی ہے جبکہ خدا کی نظر میں سب یکساں ہیں؟

☆ نوجوان بچوں کے خیالات اور طرز عمل میں آنے والی تبدیلیوں کے حقیقی اسباب کیا ہوتے ہیں اور والدین یا افراد خانہ ان کو کیسے محسوس کر سکتے ہیں۔ نیز ایسی صورت حال میں کیا اصلاحی اقدامات کئے جا سکتے ہیں؟

☆ قرآن کا لفظی مطلب کیا ہے؟

☆ امام مہدی کے آنے کی نشانیاں قرآن حکیم اور بخاری شریف میں کہاں اور کن آیات میں مذکور ہیں؟

☆ بعض لوگ آپ سے بار بار ملنے آتے ہیں کیا آپ کو اچھا لگتا ہے؟

☆ سنی لوگ احمدیوں کو اپنے پیچھے نماز پڑھنے کی کیوں اجازت نہیں دیتے جبکہ نماز تو ایک ہی ہے؟

سوموار، ۲۹ مئی ۱۹۹۵ء:

آج ۱۴ مئی ۱۹۹۵ء کو ماریشس کے احمدی احباب کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام پیش کیا گیا جس میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جواب عطا فرمائے:

☆ قرآن مجید کے عام انگریزی تراجم میں دو الفاظ "راعنا" اور "انظرنا" کا ترجمہ نہیں کیا جاتا بلکہ اسی طرح یہ الفاظ لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

اداریہ

اخلاص فی الدین

اخلاق حسنہ میں سے ایک نہایت اہم اور بنیادی خلق اخلاص ہے۔ یعنی انسان اپنے تعلقات میں صاف اور کھرا ہو۔ اس میں کسی قسم کا کوئی فریب اور دھوکہ شامل نہ ہو۔ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ اس کے قول اور فعل میں مطابقت ہو۔ ہر قسم کی ریاء اور جھوٹ اور بناوٹ سے پاک ہو۔ جب وہ کسی کو کوئی مشورہ دے، کوئی نصیحت کرے، کسی سے محبت کے تعلق کا اظہار کرے تو اس میں کسی قسم کے فریب یا کھوٹ کی آمیزش نہ ہو۔ ایسے شخص کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مخلص ہے اور یقیناً جو شخص اخلاص کے ساتھ بندوں سے معاملہ کرتا ہے اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کو عزت اور وقار ملتا ہے اور طبعاً لوگ اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

"اخلاص جیسی کوئی اور تلوار دلوں کو فتح کرنے والی نہیں"

لیکن افسوس کہ یہ قیمتی جوہر اب نایاب ہوتا جارہا ہے اور آج جو ہمیں سوسائٹی میں امن کا فقدان دکھائی دیتا ہے، ازدواجی معاملات میں بے اعتمادیاں پائی جاتی ہیں، رشتہ داریوں میں بگاڑ آچکے ہیں، کاروبار و تجارتوں میں دھوکے اور فراڈ ہورہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں میں اخلاص باقی نہیں رہا اور دنیا کی محبت دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ ایسے لوگ زبان سے بہت محبت اور پیار اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں مگر نیتیں بد ہوتی ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ۔ اور انسان چونکہ عالم الغیب نہیں اور اکثر تقویٰ کی کمی کی وجہ سے نور فراست سے پورا حصہ نہیں رکھتا اس لئے دھوکہ کھا جاتا ہے۔

قرآن مجید نے اخلاص پر بہت زور دیا ہے اور خصوصاً اخلاص باللہ پر کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات میں خالص ہو جائے اس کے بندوں کے ساتھ تعلقات بھی خالص ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی بنیادی غرض یہی تھی کہ بنی نوع انسان اللہ کی عبادت کریں۔ "مخلصین لہ الدین" اس طرح کہ اطاعت صرف اسی کے لئے رہ جائے۔ اور اس کی عبادت اور اس کی اطاعت میں کسی قسم کے شرک یا ریاء کی کوئی ملونی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اطاعت خالص اللہ ہی کا حق ہے۔ (الزمر:۴)۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے فرمایا کہ "فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ" (الزمر:۳)۔ تو اطاعت کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کر۔ اور پھر آپ کو حکم فرمایا کہ آپ اعلان کر دیں کہ "قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ" (الزمر:۱۲)۔ تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت صرف اسی کے لئے مخصوص کر دوں اور آپ نے اس حکم کی تعمیل اس شان سے فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ بھی فرمایا کہ "قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ" (الزمر:۱۵)۔ تو کہہ دے کہ میں اللہ کی عبادت اپنی اطاعت کو صرف اس کے لئے وابستہ کرتے ہوئے کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے متعدد ارشادات میں مسلمانوں کو اپنی نیتوں کو پاک وصاف کرنے اور خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کے ساتھ اپنے تعلقات میں اخلاص کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ ہر کام میں ثواب ہوتا ہے۔ اور جس کام میں ریاکاری کا ذرہ بھی ہو وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر دل کا خلوص اور تقویٰ نہ ہو تو بظاہر نیک اعمال کی حیثیت محض ایک رسم اور عادت کی ہو جاتی ہے اور ان سے کوئی حقیقی فائدہ انسان کو حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن جو مخلصین ہوتے ہیں ان کو خدا ضائع نہیں کیا کرتا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی ہی کو دیکھ لیجئے آپ ایک امی تھے اور عرب کے بیابان میں پیدا ہوئے لیکن اس اخلاص کی وجہ سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاصل تھا خدا نے آپ کو دونوں جہان کا بادشاہ بنا دیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس بات کو کبھی اپنے دل سے محو نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کے حضور اخلاص اور راستبازی کی قدر ہے۔ تکلف اور بناوٹ اس کے حضور کچھ کام نہیں دے سکتی"۔

اور پھر اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ انسان اس درجہ کو کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے اول چیز دعا ہے کیونکہ انسان کمزور مخلوق ہے۔ اس کا وجود اس کی پرورش وبقاء کے سامان سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔ اے اللہ تو خود ہمارے دلوں کو پاک اور صاف کر دے اور اپنے لئے اور اپنے دین کے لئے خالص کر دے۔ یقیناً تو سب قدرتوں کا مالک ہے۔

احادیث النبی ﷺ

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ. فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ. (مؤطا امام مالک کتاب الجهاد ـ الترغيب في الجهاد ص۲۰۱ ابوداؤد كتاب الجهاد باب فيمن يغزو ويلتمس الدنيا)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ اور جہاد میں دو طرح کے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو خدا کی رضا کے لئے جہاد کرتا ہے امام کی اطاعت کرتا ہے، اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اپنے ساتھی کے ساتھ نرم سلوک کرتا ہے اور فتنہ وفساد سے بچا رہتا ہے، ایسے شخص کو سونے اور جاگنے سب حالات میں ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو فخر اور نام و نمود کے لئے جہاد میں شامل ہوتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا اور زمین میں فتنہ وفساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص بے نصیب اور نامراد ہے کچھ بھی حاصل نہ کر پائے گا۔

جسم میں رکھنا جان میں رکھنا — اس کی خوشبو مکان میں رکھنا
اس سے دیوانہ وار مل کر بھی — فاصلہ درمیان میں رکھنا
اس نے چوما ہے اس کے قدموں کو — یہ زمیں آسمان میں رکھنا
دشت در دشت گھومنا پھرنا — دل مگر قادیان میں رکھنا
اس قدر بھی نہ ہم فقیروں کو — معرض امتحان میں رکھنا
اشک در اشک۔ سجدہ در سجدہ — تیر کوئی کمان میں رکھنا
ہم فقیروں کی بےنواؤں کی — شرم ہر دو جہان میں رکھنا
دوپہر ہے برس رہی ہے آگ — پھول کو سائبان میں رکھنا
جب سمندر سے دوستی کرلی — دھیان کیا بادبان میں رکھنا
یہ محبت کے پھول ہیں مضطر
ان کو اجلے مکان میں رکھنا

(محمد علی)

بقیہ مختصرات

☆ مجدد اور خلیفہ میں کیا فرق ہے؟
☆ حضرت ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے اور اس کے ٹھنڈے ہو جانے کی اصل حقیقت کیا ہے؟
☆ معجزہ شق القمر کی حقیقت کیا ہے؟
☆ کیا احمدی لوگ احمدیت کا بتائے بغیر حج پر جاسکتے ہیں؟
☆ کیا "بعد گیارہ انشاء اللہ" کے الہام کا تعلق جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والی منظم مخالفتوں سے ہے؟
☆ غیر احمدی دوست کہتے ہیں کہ اگر ہم احمدی ہو جائیں تو کیا ہمارے عقائد تبدیل ہو جائیں گے؟
☆ مذاہب کے ماننے والوں میں مختلف طبقات ہوتے ہیں۔ سنجیدہ اور غیر سنجیدہ۔ مذہب میں دلچسپی لینے والے اور نہ لینے والے۔ سوال یہ ہے کہ کس مرحلہ پر پتہ چل سکتا ہے کہ کوئی اسلام کی طرف آئے گا یا نہیں؟
☆ سبز اور سیاہ رنگ کو مسلمانوں کی پہچان کیوں قرار دیا جاتا ہے؟

منگل، ۳۰ مئی ۱۹۹۵ء

ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۱۹ دکھائی گئی۔ یہ کلاس اس سے قبل ۷ جون ۱۹۹۴ء کو دکھائی گئی تھی۔

بدھ، ۳۱ مئی ۱۹۹۵ء

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۹ نشر مکرر کے طور پر دکھائی گئی۔ یہ کلاس پہلی بار ۱۰ نومبر ۱۹۹۴ء کو دکھائی گئی تھی۔

جمعرات، یکم جون ۱۹۹۵ء

آج ملاقات پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقریر جو آپ نے برطانیہ کے گزشتہ جلسہ سالانہ (۱۹۹۴ء) کے دوسرے روز مستورات میں فرمائی تھی، دوبارہ دکھائی گئی۔ اس میں حضور انور نے احمدی خواتین کی قربانیوں کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔

جمعۃ المبارک، ۲ جون ۱۹۹۵ء

آج ملاقات پروگرام کے وقت پر ایک اور پروگرام "گلدستہ" (قسط چہارم) پیش کیا گیا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مختلف ایمان افروز واقعات تین مبلغین سلسلہ نے بیان کئے۔

(ع۔م۔ر)

قرآن حکیم کی مدد سے
تورات و انجیل کے متن کی تصحیح

(ابوالفضل راشد)

قرآن کریم کی ایک بنیادی صفت مہیمن یعنی نگران اور امین ہے اور قرآن کریم کو اہل کتاب کے اختلافات میں حکم قرار دیا گیا ہے۔

" وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب و مہیمنا علیہ " (المائدہ.۴۹)

ابن عباسؓ فرماتے ہیں المھیمن الامین۔ القرآن امین علی کل کتاب قبلہ (بحوالہ بخاری کتاب التفسیر)۔

قرآن حکیم کی مدد سے انبیاء کے صحیفوں کے متن کو درست کرنا، تحریفات اور غلطیوں کی اصلاح ایک نیا علم کلام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے اس کی ابتداء ہوئی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں بالخصوص سورۃ یوسف کی تفسیر میں اس علم کلام سے کام لیا اور قرآن حکیم کی فضیلت کو اجاگر کر دیا ہے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی ایک رؤیا صادقہ میں اس علم کلام کی طرف اشارہ لطیف ہے۔ فرمایا:

" ..... ستر مکانوں میں سے گزر کر آخر میں میں ایک مکان میں پہنچا جو بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ اس میں میں نے دیکھا کہ ایک بڑی میز بچھی ہوئی ہے جس پر بہت سے انبیاء کے صحیفے پڑے ہیں جو لوگوں نے محرف و مبدل کر دئے ہیں۔ اس میز کے ساتھ ایک عظیم الشان کرسی بچھی ہے جس پر سیدنا حضرت نورالدین تشریف فرما ہیں۔ آپ ان صحیفوں کو سامنے رکھ کر قرآن کریم کے ذریعہ سے ان اغلاط کو جو بوجہ تحریف ان میں داخل ہو گئی ہیں درست کر رہے ہیں۔ اس رؤیا کے دیکھنے سے میرے قلب پر خاص اثر ہوا" ۔

(حیات قدسی حصہ چہارم ۔ ۱۰۹)

اس رؤیا سے ظاہر ہے کہ قرآن حکیم ہر لحاظ سے معیار صداقت ہے۔ قرآن کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ وہ اہل کتاب کے اختلافات میں حکم ہے۔ علم کی اس شاخ پر اس عاجز نے بھی کچھ کام کیا ہے۔

(۱) صحابہ کی تعریف

ایک اختلاف تو بڑا حیران کن ہے قرآن حکیم میں ہے کہ صحابہ کی تعریف تورات میں آئی ہے کہ وہ کافروں کے لئے اشداء اور آپس میں رحیم و کریم ہیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۰ (الفتح.۳۰)

یہ حوالہ بالکل ناپید تھا۔ یہودیوں کے چیف ربی نے تورات کا عبرانی متن اور انگریزی ترجمہ ایڈٹ کر کے ۱۹۳۶ء میں شائع کیا اس میں انہوں نے نوٹ دیا ہے۔ استثناء ۲/۳۳ میں ہے " وہ فاران سے جلوہ گر ہوا ۔ اس کے داہنے ہاتھ پر "اشداۃ" جمع ہوئے"۔

چیف ربی کہتے ہیں کہ مسورائی علماء نے "اشداۃ" کو ایک مرکب لفظ سمجھا۔ اش کے معنے آگ، داۃ کے معنے قانون یا شریعت کے کر دئے حالانکہ داۃ کے یہ معنی فارسی دور کے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مرکب نہیں بلکہ ایک ہی لفظ ہے۔ نتیجۃً بہت سے تراجم "اشداۃ" کو ایک مستقل لفظ سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق ترجمہ کرتے ہیں (نوٹ صفحہ ۴۷۰)

راقم عرض کرتا ہے کہ عبرانی لفظ "اشداۃ" کے بعینہ وہی معنی ہیں جو قرآن کے "اشداء" کے ہیں۔ چنانچہ اس کے مطابق اب علماء نے معنے " مردان غازی" کے کئے ہیں۔ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن مطبوعہ ۱۹۵۳ء۔ ملاحظہ ہو اس میں ترجمہ ان الفاظ میں ہے کہ:

At his right hand warriors belonging to them

اس کے داہنے ہاتھ ان سے متعلق (یعنی امت کے) مردان غازی جمع ہوئے۔

نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں بھی نوٹ ہے کہ داۃ فارسی دور سے متعلق ہے۔ کلیم اللہ نے مفرد لفظ اشداۃ بولا تھا علماء نے مرکب سمجھ لیا۔ اس ترجمہ سے ایک اور بات یہ معلوم ہوئی کہ تورات کی یہ بشارت ایسی مشہور تھی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مزامیر میں تورات کے اس مفہوم کو دہرایا۔ زبور میں نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کے ترجمہ کے مطابق یہ حوالہ قابل غور ہے۔

" تیری امت کے لوگ، تیری فوجی قوت کے مظاہرہ کے دن رضاکارانہ طور پر خود کو پیش کرتے ہیں ...... تیرے نوجوان صحابہ جانثار بجائے خود قطرات شبنم کی مانند ہیں۔

(زبور ۳/۱۱۰)۔

تورات اور زبور کے اس حوالہ سے ظاہر ہے صحابہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے لئے "اشداء" اور آپس میں رحمت و الفت اور مانند شبنم ہیں۔ تورات کے عبرانی متن میں قرآنی حوالے کی باقی نشانیاں بھی مل گئی ہیں اس کے لئے میں نے ایک مقالہ لکھا تھا جو کہ الفرقان مئی ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ موجود ہے۔ وہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح روزنامہ الفضل ۱۳ فروری ۱۹۸۰ء میں راقم کا مضمون اس موضوع پر قابل مطالعہ ہے۔

(۲) ید بیضاء

دوسری مثال بھی بڑی دلچسپ ہے۔ قرآن میں ید بیضاء کے معجزہ کا ذکر ہے اور ساتھ وضاحت ہے کہ بغیر کسی نقص کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ سفید ہو گیا تھا "من غیر سوء" کے الفاظ ہیں (النمل.۱۳؛ القصص.۳۳)۔ تورات میں ہے کہ جیب سے ہاتھ نکالا تو وہ برص زدہ ہو کر چمکنے لگا۔ (خروج.۶/۴)

تورات کی اصل زبان آرامی عربی تھی۔ عبرانی میں ,صرح، غیر مستعمل ہے لیکن اس کے معنے صاف ہونے کے ہیں۔ ...... برص زدہ کے لئے جو لفظ ہے وہ "صرع" ہے۔ ,صرح، کے معنے عربی میں اور دوسری سامی زبانوں میں بے عیب اور خالص ہونے کے ہیں۔ ,صرح، تورات میں ,صرع، بن گیا۔ یہ ابدال بالکل قرین قیاس ہے۔ یعنی "ح"۔ "ع" میں بدل گئی۔ عبرانی میں "صرح" چونکہ غیر مستعمل ہے اس لئے اس لفظ کی جگہ "صرع" ڈال دیا گیا۔ "غیر سوء" نے اس تبدیلی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن حکیم کا فیصلہ ہر عقل مند کے لئے قابل قبول ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھو الفرقان، فروری ۱۹۷۵ء)

(۳) حنیف

قرآن حکیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حنیف کہا گیا ہے۔ تورات میں یہ خطاب سرے سے موجود نہیں۔ پیدائش ۱۴/۱۴ میں حضرت خلیل اللہ کے خانوادہ کو حنیک کہا گیا اس پر یہودیوں کے شائع کردہ ترجمہ تورات میں نوٹ ہے:

Meaning of Hebrew Hanikh uncertain

کہ اس کے معنے غیر یقینی ہیں، معین نہیں ہو سکتے۔ ,حنیک، دراصل "حنیف" ہے۔ قرآن حکیم کی مدد سے غیر معین لفظ کو ہم معین کر سکتے ہیں۔

(۴) حیاۃ آخرت

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حیات الآخرۃ کی طرف برابر دعوت دی تھی ان کے صحف میں یہ ذکر موجود تھا لیکن موجودہ تورات میں مرنے کے بعد زندہ ہونے، جزا سزا، جنت دوزخ کا کوئی ذکر نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات کا متن یہودیوں کے اس فرقہ کی نگرانی میں مدتوں رہا جو کہ قیامت اور حشر نشر کے سرے سے قائل نہیں تھے۔ تورات میں صرف ایک جگہ یوم الآخر کا مفہوم تھا۔ (استثناء ۳۲/۳۵)

اس میں بھی علماء نے "یوم" کی میم کو حذف کر دیا۔ تورات کے جتنے مشہور نسخے دستیاب ہیں، ان میں میم غائب ہے جس کے باعث یوم الآخر کا استدلال نہیں ہو سکتا۔ اب مدت مدید کے بعد علماء پر منکشف ہوا کہ اصل متن میں ,میم، موجود تھی۔ نیو انگلش بائبل (۱۹۷۰ء) میں حرف ,میم، کو بحال کر کے ترجمہ کیا گیا۔ پھر بھی تورات میں جنت کی نعماء اور دوزخ کی عقوبتوں کا کوئی ذکر نہیں۔ اس لحاظ سے موجودہ تورات ایک نامکمل کتاب ہے، کلیم اللہ کی مکمل تورات نہیں جس کا قرآن نے ذکر کیا ہے۔

علماء کہتے ہیں کہ سامری فرقہ کی تورات میں ,یوم، کی ,میم، موجود ہے۔ اسی طرح تیسری صدی قبل مسیح میں تورات کا یونانی ترجمہ ستر علماء نے کیا۔ اس کو "سبعینہ" کہتے ہیں۔ ان کے سامنے جو تورات کا نسخہ تھا اس میں بھی میم موجود تھی بہرکیف قرآن کی فضیلت اس باب میں اظہر من الشمس ہے۔

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالا جانا

تورات میں یہ ذکر مفقود ہے کہ خلیل اللہ آگ میں ڈالے گئے اور آگ سے آپ بچ کر نکل آئے۔ قرآن حکیم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ آگ خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ کے لئے "برداً و سلاماً" ہو گئی۔ ترگوم میں اس معجزہ کا نمایاں الفاظ میں ذکر ہے، علماء ترگوم کا کہنا ہے کہ تورات میں حضرت ابراہیمؑ کے لئے یہ الفاظ ہیں:

"میں خداوند ہوں جو تجھے کسدیوں کے اور سے نکال لایا" (پیدائش ۱۵/۷)

عبرانی میں "اور" کے معنی آگ کے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ تجھے کسدیوں کی بھڑکائی ہوئی آگ سے نکال لایا۔ یہاں لوگوں نے "اور" شہر مراد لے لیا جس کے باعث یہ معجزہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ مشرقی عیسائیوں کے بعض فرقوں نے اس روایت کو سچ مانا ہے اور اپنے کیلنڈر میں اس معجزے کی تاریخ کا تعین کیا ہے۔ ایبے سینیا کے عیسائی بھی اس معجزے کے قائل تھے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مسٹر راڈویل (Rodwell) کا ترجمہ قرآن حاشیہ صفحہ ۵۵)۔

عیسائیوں کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے آقا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام، خلیل اللہ کے آگ میں ڈالے جانے اور اس سے بچنے کے قائل تھے۔

(۶) مثیل موسیٰ کی بشارت

قرآن حکیم میں ہے:

"وشہد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فامن واستکبرتم" (الاحقاف.۱۱)

کہ بنی اسرائیل میں سے ایک عظیم الشان شاہد نے اپنے ایک مثیل کے برپا ہونے کی خبر دی۔ اس سے مراد محمد رسول اللہؐ ہیں۔ وہ تو ایمان لایا مگر تم تکبر کرتے ہو

تورات میں یہ بشارت درج ہے لیکن اس میں ایک فقرہ بڑھا دیا گیا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کے درمیان میں سے مبعوث ہونا ہے:

خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی سننا۔ (استثناء ۱۸/۱۵)

یہ بشارت سباق عبارت میں دہرائی گئی اس میں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ مفقود ہیں (۱۸/۱۸)۔ یہ بشارت انجیل میں بھی درج ہے لیکن اس میں " تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ نہیں ہیں۔ پطرس نے اس بشارت کا حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ جیسا ایک نبی برپا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ (اعمال.۳/۲۲)۔ یہ پیش گوئی اعمال ۷/۳۷ میں دہرائی گئی ہے گویا حواریوں کے سامنے جو تورات تھی اس میں یہ الفاظ مفقود تھے۔ یہ عجیب بات ہے کہ آج سے ۲۳۰۰ سال پہلے جب ستر علماء نے مل کر تورات کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا جسے سبعینہ کہتے ہیں اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ صحائف قمران میں ایک قطعہ ملا ہے اس پر استثناء (۱۸/۱۸)

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS
TJ AUTO SPARES

376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

کی پیش گوئی درج ہے۔ میں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ نہیں ہیں۔ علماء اب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ الفاظ محرفہ ہیں تحریف کے کھل جانے کے باوجود یہودیوں نے تورات کا جو نیا ترجمہ ۱۹۶۲ء میں شائع کیا ہے۔ اس میں حسب منشاء ترجمہ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ "بھائیوں میں سے" کی بجائے یہ ترجمہ کر دیا:۔

The Lord your God will raise up for you a Prophet from among your own People, like myself;

خداوند تیرا خدا ایک نبی برپا کرے گا میری مانند تمہارے اپنے آدمیوں میں سے۔ نیو انگلش بائبل (۱۹۷۰ء) میں بھی "تیرے بھائیوں میں سے" حذف کر کے One of their own Race ترجمہ کر کے مثیل موسیٰ کی بعثت کو نسل اسرائیل تک محدود کر دیا گیا ہے۔ (استثناء: ۱۸/۱۸)۔

بنی اسرائیل تو آپس میں بھائی تھے ہی تورات میں بنی اسماعیل کو بھی بنی اسرائیل کے بھائی کہا گیا ہے (پیدائش: ۲۵/۱۸)۔

مقدس پطرس کی تقریر میں وضاحت ہے کہ مثیل موسیٰ نے حضرت مسیح کے بعد مبعوث ہونا ہے۔ (اعمال: ۲۲، ۳/۲۱)۔ یہ پیش گوئی اتنی اہم ہے کہ سامری تورات میں دس احکام کے بعد درج ہے۔ جماعت قمران میں بھی اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔ انجیل میں دو جگہ درج ہے حضرت مسیح کی بشارت فارقلیط دراصل تورات کی صدائے بازگشت ہے۔

اب بعض مثالیں انجیل کی ملاحظہ ہوں:

(۱) عبداللہ

بائبل کے عہد عتیق کی بشارات میں آنے والے فرستادہ یعنی مسیحا کو عبد یہواہ (عبداللہ) کہا گیا۔ یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں بتکرار یہ خطاب آیا ہے۔ قرآن حکیم میں حضرت مسیح کا قول درج ہے "انی عبداللہ"۔ اب بعض جید علماء نے یہ انکشاف کیا کہ انجیل کے آرامی یا عبرانی متن میں عبداللہ تھا چونکہ اس کا ترجمہ یونانی میں ایک ذو معنی لفظ سے ہوا جس کے معنے خادم اور بچہ کے ہیں اس لئے انجیل کے یونانی تراجم میں عبداللہ کو ابن اللہ بنا دیا گیا۔ حضرت مسیح نے خود کو عبداللہ کہا (ابن اللہ محض استعارہ ہے) ایک بہت بڑے عالم نے اپنی ضخیم کتاب Jesus میں اس تحقیق کو پیش کیا ہے۔

(Jesus by Guigne Bert. P.266,268)

ایک دوسرے عالم نے عیسائیت کے بنیادی عقائد پر ایک کتاب لکھی ہے: The Foundation of: New Testamant Christology, by R. H. Full اس کتاب میں علماء عصر حاضر کے حوالے سے یہ انکشاف کیا گیا کہ حضرت مسیح کا اپنا دعویٰ تجسم خدا کی بدولت ابن اللہ ہونے کا نہیں تھا۔ بلکہ یسعیاہ نبی کی بشارات کے مطابق خادم خدا (عبد یہواہ) ہونے کا تھا فلسطینی عیسائیت میں یہی حوالے ملتے ہیں اعمال ملاحظہ ہو۔ عبد یہواہ کا جب یونانی ترجمہ ہوا تو ذو معنی لفظ PAIS مستعمل ہوا جس کے معنی خادم اور بچہ کے ہیں اس استثناء کے باعث بعض جگہ خادم خدا کا ابن اللہ بن گیا۔ "خدا کا بیٹا" بائبل کا محاورہ اور محض استعارہ ہے۔ (صفحہ ۱۹۴۔۱۹۳)

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "انصار اللہ" نومبر ۱۹۸۴ء میں راقم کا مقالہ حضرت مسیح عبداللہ تھے نہ کہ ابن اللہ۔

(۲) "ربوۃ ذات قرار و معین"

قرآن حکیم میں حضرت مسیح اور ان کی والدہ کے متعلق "ربوۃ ذات قرار و معین" (المومنون: ۵۱) کے الفاظ آئے ہیں۔ بائبل میں یہ ذکر مفقود ہے اس کے لئے بعض نئے آثار ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ وادی قمران کے غاروں سے یسعیاہ نبی کے صحیفہ کا متن ملا ہے اس میں یسعیاہ باب ۵۳ کا متن کچھ مختلف ہے۔ اس کو حضرت مسیح نے اپنے حق میں ایک پیش گوئی قرار دیا ہے۔ یسعیاہ نبی کے صحیفہ قمران میں خادم خدا (عبد صادق) کے متعلق ہے۔

☐ وہ عقوبت شدید سے گزرے گا اور زندگی کی روشنی میں آجائے گا۔

☐ وہ طویل عمر پائے گا اور اپنی نسل در نسل دیکھے گا۔

☐ اس کی قبر وہ شریروں کے ساتھ بنائیں گے اور اغنیاء کے ساتھ اس کا اونچا مقام۔

(More Light on the Dead Sea Scrolls by Millar Burrows P.15)

"اونچا مقام" میں کیا ربوہ کی طرف اشارہ ہے؟ یہ امر قابل غور ہے۔

۲۔ دریائے دجلہ کے ساحلی علاقہ میں ایک سریانی صحیفہ کا انکشاف ہوا اس میں ابتدائی نصاریٰ کی ۴۲ نظمیں ملی ہیں۔ ان میں ہے کہ بنی اسرائیل کے منتشر قبائل نے اپنے آقا کو "بلند مقامات" میں قبول کیا۔ یہ نظم نمبر ۹ کا مفہوم ہے۔ اور نظم نمبر ۳۳ میں اشارہ ہے کہ فرستادہ خدا ایک بلند چوٹی High Peak پر کھڑا ہے اور ایک بے عیب بتولہ بھی وہاں ہے وہ لوگوں سے مخاطب ہے۔ گویا ایک بلند چوٹی پر مریم اور ابن مریم کا ذکر ہے کہ وہ وہاں بر سر عمل ہیں۔

۳۔ رومن حکومت کے خطرہ اور یہودیوں کے خوف کی وجہ سے یہ لکھنا تو ناممکن تھا کہ جس کو تم نے صلیب دی وہ موت سے بچ کر ایک اونچے پہاڑ پر ہے البتہ پہلی صدی کے آخر میں یوحنا حواری نے اپنے مکاشفہ میں اشارہ، کنایہ اور کشفی زبان میں کہا ہے کہ برہ (حضرت مسیح) اور اس کی دلہن (یعنی کلیسا) ایک بلند پہاڑ پر ہیں وہاں آسمان سے ایک نیا یروشلم اتارا گیا۔ (مکاشفات یوحنا عارف ۱۰۔۹/۲۱)۔

۴۔ دوسری صدی کے آخر میں یوحنا کے شاگردوں میں یہ بات مشہور تھی کہ حضرت مسیح ہر دور زندگی سے گزرے ہیں، بچوں کے لئے ان کا بچپن نمونہ ہے، لڑکوں کے لئے ان کا لڑکپن، جوانوں کے لئے ان کی جوانی اور بوڑھوں کے لئے ان کی Old age ۔ بڑی عمر کے لئے "ایاس سیز" لاطینی کے الفاظ ہیں اس طرح ہر دور میں زندگی کی سیرت لوگوں کے لئے نمونہ ہے۔ پھر ان کا انتقال ہوا۔

اس روایت کو چرچ نے یہ کہہ کر بگاڑ دیا کہ حضرت مسیح جوانی میں صلیب نہیں دئے گئے بلکہ بڑی عمر میں، جب کہ ان کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی صلیب دئے گئے۔ اس طرح وہ ہر دور زندگی سے گزرے۔ یہ بشپ ارینیوس کے الفاظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ اصل روایت سے پیچھا چھڑانے کے لئے یہ تاویل کی گئی۔ جبکہ پچاس سال کی عمر میں صلیب پانا انجیل کے سراسر خلاف ہے۔

۵۔ انجیل یوحنا کے دو تتمے ہیں، دوسرا تتمہ بعد میں بڑھایا گیا (ایک پرانے نسخہ میں یہ حذف ہے) غالباً دوسری صدی میں یہ اضافہ ہوا۔ اس تتمہ کی رو سے حضرت مسیح کے صرف وہی کام نہیں ہیں جس کا انجیل یوحنا میں ذکر ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے کارہائے نمایاں ہیں وہ بے پایاں اور لامحدود ہیں اگر وہ ضبط تحریر میں لائے جائیں تو ان کتابوں کے لئے دنیا میں جگہ نہ رہے۔ (یوحنا: ۲۱/۲۵)۔

علمائے اہل کتاب کا محاورہ ہے کہ خدا کے کلمات لامحدود ہیں زمان و مکاں ان کے متحمل نہیں ہو سکے۔ قرآن حکیم میں بھی ایسا ہی ہے۔ بہر حال یہ امر واضح ہے کہ حضرت مسیح نے یسعیاہ باب ۵۳ کی پیش گوئی کے مطابق بہت طویل عمر پائی اور ایسے کلمات اللہ بیان کئے کہ ان کے مخفی حقائق کا کوئی حد و حساب نہیں۔ ان حوالوں میں حضرت مسیح کے اس دور زندگی کے لئے اشارات ہیں جس کا قرآن و حدیث میں ذکر ہے۔

(۳) بشارت احمد

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے بعد آنے والے رسول کا نام احمد بتایا:۔

"و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" (الصف: ۷)

انجیل میں حضرت مسیح کے بعد آنے والے روح حق کو تکمیل دین کا مظہر اور پارا کلیت کہا گیا (یوحنا ۱۴/۲۶، ۱۶/۷، ۱۶/۱۴) پارا کلیت کے معنی مددگار تسلی دہندہ یا وکیل کے کئے جاتے ہیں۔ جیک فنی گن کہتے ہیں اس کو اگر معمولی تبدیلی کے ساتھ "پیری کلوت" پڑھا جائے تو اس کے معنی احمد اور محمد کے ہو جاتے ہیں۔ (دی آرکیالوجی آف ورلڈ ریلیجن از جیک فنی گان، صفحہ ۴۹۵۔۴۹۴)۔

علمائے نصاریٰ معترض ہیں کہ انجیل میں ہے "خدا تمہیں دوسرا پارا کلیت بخشے گا" (یوحنا: ۱۴/۱۶)۔ ظاہر ہے کہ پہلے پارا کلیت حضرت مسیح خود ہیں لہذا اس سے مراد احمد نہیں ہو سکتا۔ اس کے جواب میں گزارش ہے کہ نیو انگلش بائبل (۱۹۷۰ء) نے جو ترجمہ دیا ہے وہ کچھ مختلف ہے۔

He will Give you another to be your Advocate

کہ وہ تمہیں ایک دوسرا بخشے گا جو کہ تمہارا وکیل ہوگا۔ یہاں دوسرا رسول یا دوسرا مددگار دونوں معنے ہو سکتے ہیں۔ بشارت انجیل میں مثیل موسیٰ یعنی دوسرا رسول مراد ہے۔ اب بحث کو ہم یہاں پر چھوڑتے ہیں۔ مصر کے آثار قدیمہ سے ملنے والے صحیفہ دمشق میں حضرت مسیح کے مبشر بہ کہ EMETH ایمتہ یا ایمتھہ کہا گیا۔ کیا یہ احمد کا متبادل ہے۔ یہ امر قابل غور ہے اس عبرانی صحیفہ کے الفاظ ہیں:

"ربود یعیم بید مشیحو روح قدشو
وھوا ایمتہ و بغروش شہو شموتی ھم"

اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کے توسط سے ایک مقدس روح کے برپا ہونے کی خبر دی اور وہ ایمتھہ ہے اور اس کے نام کی بنیاد پر اوروں کے بھی نام ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ یہاں ایمتھہ (جس کے معنی عبرانی میں حق اور سچائی کے ہیں) اللہ تعالیٰ کو کہا گیا۔

(The Riddle of the Scrolls, by H.E.Dellme Dico. P.388.389.)

راقم کا خیال ہے کہ مسیح کے حوالے سے بات کی گئی اس سے مراد حضرت مسیح کا مبشر بہ ہے۔ ظاہر ہے احمد عبرانی میں ایمتھہ ہو گیا اور معنی سراپا سچائی کے ہو گئے۔ اس لئے انجیل کا حوالہ زبردست قرینہ کے طور پر موجود ہے۔ انجیل میں پیلاطوس کی عدالت میں حضرت مسیح کی گواہی کے الفاظ درج ہیں اس کا ترجمہ جیمس مغاث نے ترجمہ انجیل میں اس طرح کیا ہے۔

"میں اس لئے پیدا ہوا ہوں اور اس واسطے دنیا میں آیا ہوں کہ سچائی کی گواہی دوں۔ ہر ایک جو کہ سچائی سے متعلق ہے میری آواز سنتا ہے۔ "سچائی" پیلاطوس نے کہا۔ سچائی کے معنے کیا ہوئے۔ (یوحنا: ۱۸/۳۸)

"What does Truth Means"۔

حیران کن امر یہ ہے کہ کیا پیلاطوس سچائی کے معنوں سے واقف نہیں تھا۔ پیلاطوس کا سوال ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح نے گواہی دیتے ہوئے ایک ایسا نام لیا تھا جس سے پیلاطوس شناسا نہیں تھا۔ علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے عبرانی میں "ایمتھہ" کہا تھا اس کا یونانی ترجمہ "ایتھیا" کر دیا گیا جس کے معنی حق کے ہیں۔

پیلاطوس ایتھیا اور ایمتھہ سے واقف تھا کیونکہ یہ کثیر الاستعمال تھے۔ راقم کے خیال میں حضرت مسیح نے احمد بولا تھا جسے عبرانی انجیل میں ایمتھہ بنا دیا گیا گواہی کے الفاظ دراصل یہ تھے۔

"میں اس لئے پیدا ہوا ہوں اور اس واسطے دنیا میں آیا ہوں کہ احمد کی گواہی دوں۔ ہر ایک جو کہ بشارت احمد سے شناسا ہے وہ میری آواز سنتا ہے۔ "احمد"۔ پیلاطوس نے کہا "احمد" کے معنی کیا ہوئے؟"۔

علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے ایمتھہ کہا تھا قرآن سے معلوم ہوتا ہے آپ نے احمد کہا تھا۔ ایک نئی تحقیق ہے اس نظریہ پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایمتھہ کے نیچے اسم احمد مضمر ہو۔

یہاں یہ بتانا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ بعض علماء نے صحیفہ دمشق میں "ہوا" کو مشتبہ قرار دیا ہے اور اسے حوزو پڑھا ہے جس کے معنی سموئیل نمبر ۹/۹ میں نبی اور رسول کے ہیں۔ گویا ہوا، ایمتھہ کی بجائے رسول ایمتھہ مراد ہے۔ قرآن حکیم میں "برسول" کے الفاظ ہیں۔ اسی طرح شمو کے معنے اس کے نام کے ہیں۔ قرآن میں "اسمہ" ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو راقم کی تصنیف صحائف قمران صفحہ ۱۷۵ تا ۱۸۶)۔

یہ سوال بھی ہو سکتا ہے کہ احمد حضرت مسیح کی زبان کا لفظ نہیں ہے انہوں نے اپنی زبان میں بشارت دی ہوگی احمد عربی نام ہے۔ اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حضرت مسیح کی مادری زبان آرامی تھی جسے بعد ازاں سریانی کہا گیا۔ سریانی میں "احمودا" روٹ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

fozman
foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
081 478 6464 &
081 553 3611

خطبہ جمعہ

جب خدا ایک نبی پر ظاہر ہوتا ہے اور الہام کے ذریعہ بہت سے غیب کے امور کو شہادت میں تبدیل فرما دیتا ہے تو اس کی ایک ایسی روشنی کا انتشار ہوتا ہے جو کل عالم پر فیض برساتی ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۵ مئی ۱۹۹۵ء مطابق ۵ ہجرت ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن، برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۝ (الحشر: ۲۳)

آج کے مضمون سے پہلے جو صفات باری تعالیٰ سے ہی تعلق رکھتا ہے بعض مختلف ممالک کی بعض خدام الاحمدیہ وغیرہ کی اجتماعی کلاسز ہیں یعنی تربیتی کلاسز وغیرہ جاری ہیں، بعض جگہ جلسے ہو رہے ہیں۔ چونکہ میں نے ایک دفعہ پہلے یہ ذکر کیا تھا کہ اب ہر مقام کی کلاس یا اجتماع سے متعلق تو میں اب مزید بیان نہیں کر سکتا کیونکہ سارا خطبہ پھر اسی پہ صرف ہو جائے گا لیکن جہاں تک توفیق ہے ممالک کا ذکر کر دیا کروں گا تاکہ احباب جماعت کے علم میں آئے کہ مختلف ممالک میں کیا تربیتی کلاس ہو رہی ہے یا اجلاس ہو رہا ہے اور ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب سے پہلے تو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی درخواست ہے کہ ان کی انتالیسویں سالانہ تربیتی کلاس جاری ہے جو سات مئی یعنی پرسوں بروز اتوار تک جاری رہے گی۔ احباب جماعت سے درخواست کر دی جائے کہ سب اس کلاس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس کلاس میں انتالیس اضلاع کی ایک سو ستر مجالس کے پانچ سو ساٹھ طلباء شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور تین دن جاری رہ کر سات مئی کو اختتام پذیر ہو گا۔ جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ کل ۶ مئی سے شروع ہو کر دو دن جاری رہے گا اور سات مئی بروز اتوار اختتام پذیر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام اجتماعات مبارک فرمائے۔ اللہ کی خاطر، اسی کے نام کے لئے اکٹھے ہونے والوں کو ہر لحاظ سے برکت دے اور ان کی نیتوں کو پاک رکھے اور ان تمام اجتماعات کے نیک باقی رہنے والے اثر اور نتائج ظاہر فرمائے۔

یہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ھواللہ الذی لاالٰہ الاھو" وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ "عالم الغیب والشہادۃ" وہ غیب کا علم رکھتا ہے اور شہادت کا علم رکھتا ہے "ھوالرحمان الرحیم" وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔ بعض دفعہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرفات ہوتے ہیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفات باری تعالیٰ سے متعلق جو مختلف آپ کے ارشادات ہیں ان کے پیش نظر میرا آج ارادہ تھا کہ جن صفات پر خصوصیت سے روشنی ڈالی جائے ان میں ایک یہ بھی ہو۔ ابھی چند دن پہلے مجھے ربوہ سے خط ملا کہ آپ کا ایک بہت پرانا خط میں نے دیکھا ہے اس میں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی وقت ملا تو عالم الغیب والشہادہ کے مضمون پر روشنی ڈالوں گا کیونکہ اس کا انسانی زندگی سے روزمرہ کے معاملات میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تو چونکہ پہلے ہی ذہن میں یہ بات تھی تو اس خط سے یہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک تقدیر کے ذریعے جاری ہوا ہے اور وقت کی ایک ضرورت پوری ہو رہی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ تائید فرماتا ہے ایک دوسرے کے ذریعے تاکہ دل میں یقین بھر جائے کہ یونہی اتفاقی حادثات نہیں بلکہ خدا کی تقدیر کا ایک باب کھل رہا ہے۔

"عالم الغیب والشہادۃ" کے متعلق جو کچھ باتیں میں پہلے کہہ چکا ہوں، کچھ آج بیان کروں گا لیکن سب سے پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت پڑھ کر سناتا ہوں اور اس عبارت سے متعلق گفتگو ہو گی کہ آپ کی مراد کیا ہے کیونکہ بسا اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پڑھنے سے اس کا اصل یا زیادہ گہرا مضمون سمجھ نہیں آتا۔ ایک مفہوم تو ہے جو سطح پر تیرتا ہے وہ تو ہر نظر دیکھ لیتی ہے لیکن بعض بطون ہیں نیچے اتر کر بعض چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> "یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے اس صورت میں خدائی معرض خطر میں رہے گی"۔

یعنی اگر ایک کے سوا دو معبود ہوں تو کسی معبود کی خدائی کو بھی استقرار نہیں ہے اور قرآن کریم نے اسی مضمون کو "فسدتا" کے تحت بیان فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ معبود ہوں، الٰہین ہوں، دو معبود ہوں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ آپس میں اختیار کی برتری کے لئے جنگ نہ کریں اور لازماً اس کے نتیجے میں فساد پھیل جائے گا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا کی خدائی کا اعتماد اٹھ جاتا ہے کہ پتہ نہیں رہے گی بھی کہ نہیں۔ جس خدا کی ہم پرستش کر رہے ہیں اگر کوئی اور بھی ہو تو کیا پتہ کہ کل کیا ہو گا تو اس لئے کسی معبود کی پرستش میں بھی یقین نہیں رہتا اور اطمینان اٹھ جاتا ہے۔ تو یہ وضاحت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم مطمئن رہو میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس کی تم عبادت کر رہے ہو وہی ہے، وہی تھا، وہی رہے گا ہمیشہ اور کوئی تبدیلی اس بات میں نہیں آئے گی۔

اب یہ مضمون اگر ہم روزمرہ انسانی تعلقات کے دائرے میں سمجھیں تو اور زیادہ وضاحت سے اس کی اہمیت سمجھ آجاتی ہے۔ ایسے ممالک جہاں آئے دن حکومتیں بدلتی رہتی ہیں وہاں کی سول سروس کے لئے بڑی مصیبت ہوتی ہے آج اس کی پرستش کریں تو کل دوسرے کی کرنی پڑے گی۔ کسی کی نہ کریں اور وہ کل آجائے طاقت میں، تو وہ اپنے انتقام لے گا۔ غرضیکہ جہاں بالا نظام میں افراتفری ہو وہاں ماتحت نظام نیچے تک افراتفری کا شکار ہو جاتا ہے اور بدامنی جو ہے وہ ہر سطح پر اوپر سے چل کر آخری نچلی سطح تک ظاہر ہوتی ہے اور جگہ جگہ اس طرح آپس میں اختلاف کی دراڑیں پڑ جاتی ہیں، ساری سوسائٹی درہم برہم ہو جاتی ہے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی مضمون توحید کی برکت کے تعلق میں بیان فرمایا ہے اور مومن کے لئے استقامت کا بہت بڑا اس میں پیغام ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ یہی ذات ہے جو پہلے بھی معبود تھی، آج بھی اور کل بھی رہے گی تو اس ذات سے وفا کے تقاضے خوب کھل کر ادا کئے جا سکتے ہیں۔ اپنی محبتوں کو چھپانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اپنے تعلقات کو کسی حد کے اندر رکھ کر بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ بے دھڑک ہو کر کسی دوسرے کے خوف سے بے نیاز ہو کر اس سے جتنا چاہو محبت کے تعلق باندھو وہ تمہارے لئے فائدہ ہی ہو گا اور اس کے نتیجے میں وہ تمہارے قریب تر آئے گا اور جو بالا ذات جو مقتدر ہے وہ جتنا قریب آتی ہے اتنا ہی انسان کے اقتدار میں فرق پڑتا ہے۔

اب وہ لوگ جو بادشاہ کی مصاحبت پر فخر کرتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں جانتے وہ اگر یہ سوچیں کہ اللہ کی مصاحبت اور اس کے قرب میں ان کو کیا کچھ حاصل ہو گا تو اس سے اس بات کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے اور قرب کے رستے میں شرک حائل ہے۔ جہاں بھی شرک ہے وہ قرب کے رستے روکتا ہے۔ اگر ایک فرضی خدا کی عبادت کی جا رہی ہے تو اصل خدا سے وہ دور پھینک دے گا۔ اگر ایک خدا کی عبادت ہے اور خطرہ ہے کہ اور بھی ہے تو تب بھی قرب کی راہ میں وہ روک بن جاتا ہے۔ پس یہ مضمون سمجھنا بہت اہم ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کے لئے طبیعت میں ایک طبعی جوش پیدا ہوتا ہے اور اس تعلق کے نتیجے میں انسان کو خدا کی طرف سے اقتدار ملتا ہے اور یہ اقتدار جو ہے وہ قرب کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ جتنا کوئی بڑے آدمی کے قریب ہو اتنا ہی لوگ اس کی بات سے ڈرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ وہ اقتدار میں حصہ پاتا ہے۔ یہ حصہ پانا شرک نہیں ہے۔ اس کا تعلق اپنی ذات کو کسی اور ذات میں ڈبو دینے کے ساتھ ہے اور اپنی ذات کو کھو دینے کے ساتھ ہے

پس خدا تعالیٰ کا اقتدار دو طرح سے دوسرے وجود میں متصور ہو سکتا ہے ایک شرک کے ذریعے جس کو قرآن کریم کی یہ آیت باطل کر رہی ہے۔ اس کا کوئی معبود نہیں، نہ تھا، نہ ہے، نہ ہو گا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس کا کوئی کسی قسم کا بھی شریک ہو۔ لیکن تم ہو سکتے ہو کہ نہیں۔ کس حد تک؟ اگر ساری خدائی کلیۃً اسی کے لئے ہے تو پھر ہمیں کیا۔ دوسرے کو اس میں دلچسپی کیا رہے گی کچھ بھی اس سے حصہ نہیں پا سکتا۔ تو فرمایا کہ سب کچھ حصہ پا سکتے ہو لیکن اگر اس کو واحد جان کر اس کے قریب ہو۔ پھر وہ ہر چیز جو اس کی ذات میں داخل ہے اس میں سے تمہیں حصہ ملے گا اور قرب کی نسبت سے حصہ ملے گا۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صفت مالک کا مظہر صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو قرار دیا کہ مالک تو خدا ہے۔ محمدؐ رسول اللہ مالکیت کی صفت سے حصہ پا کر شریک نہیں

بنے۔ کیونکہ کلیۃً غلامی کے نتیجے میں یہ ملک عطا ہوئی ہے اور غلامی کی انتہا کے نتیجے میں ہی یہ ملک عطا ہوئی ہے۔ پس غلامی اور شرک، دو چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہر وہ درجہ جو کامل غلامی سے ملتا ہے اس پر شرک کا شبہ کرنا ہی حماقت ہے۔ پس اس پہلو سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو سمجھیں تو یہ جو دشمن بولتے ہیں ان کی باتوں کی کچھ بھی اہمیت باقی نہیں رہتی کہ دیکھو جی تم نے محمدؐ رسول اللہ کا ایک شریک بنالیا ہے۔ شریک کیسے ہو سکتا ہے اگر انسانوں میں سے ہر دوسرے وجود سے تعلق کاٹ کر محمدؐ رسول اللہ سے قائم کر لیا جائے اور کامل اطاعت کا تعلق ہو یہاں تک کہ اپنی ذات کو مٹا دیا جائے۔ پھر محمدؐ رسول اللہ نے اگر اسی مالک سے تعلق باندھا تھا جو قادر مطلق ہے اور واحد و یگانہ ہے اور اس کی ملکیت سے حصہ پایا تھا تو پھر کیا آپ نے شرک کیا یا خدا نے شرک کرنے دیا یا وہ جو یہ بات مانتے ہیں وہ مشرک ہو گئے۔ پس اگر حضرت محمدؐ رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کے نتیجے میں اپنے فیض سے حصہ دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یا کسی اور کا محمدؐ رسول اللہ کے قرب سے فیض نہ پانا بہت بڑا ظلم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گستاخی ہے۔ اور اصل ہتک عزت اس بات کی ہے کہ عجیب رسول ہے کہ اللہ سے تو سب کچھ پالیا جو واحد و لاشریک ہے لیکن بشر ہوتے ہوئے جو پایا اس کو اپنے لئے سمیٹ کر بیٹھ گئے۔ اور جس نے آپ سے وہ سلوک کیا جو آپ نے خدا سے کیا، جس نے آپ سے وہ تعلق باندھا جو آپؐ نے خدا سے باندھا اس کو اس تعلق کی وہ جزاء نہیں دی، یہ ہو نہیں سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو بکواس کی جاتی ہے کہ تم نے محمدؐ رسول اللہ کا شریک بنا لیا ہے یہ محض جہالت کی بات ہے۔ اس مضمون کو یعنی خدا کی وحدت کی حقیقت کو سمجھنے کے بعد اور اس مضمون کو سمجھنے کے بعد کہ غیر میں اس کا کوئی شریک نہیں، اپنے فیض سے وہ اپنے غلاموں کو ضرور فیض یاب فرماتا ہے اور مالا مال فرماتا ہے۔ شریک اور غیر شریک کا یہ جھگڑا ہی پھر اٹھ جاتا ہے۔ یہ ماننا پڑتا ہے صرف کہ۔

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا۔ ہم نے کسی اور کے سامنے ہاتھ پھیلایا ہی نہیں کسی در پہ گئے ہی نہیں اور اے خدا سب سے زیادہ تو گواہ ہے اس بات پر کہ اب یہ ہو گیا تو پھر۔

وہ ہے، میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

میری کوئی حیثیت نہیں رہی، وہی ہے یعنی محمدؐ رسول اللہ۔ تو اس مضمون کو جو ہم اللہ کے حوالے سے محمدؐ رسول اللہ کا مقام سمجھتے ہیں اسی حوالے سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں اور اقرباء کا مقام سمجھا جا سکتا ہے۔

> **غیب کا علم ٹامک ٹوئیوں سے حاصل نہیں ہو سکتا، محض ارلج لگانے سے نہیں مل سکتا، زائچوں سے نہیں حاصل ہو سکتا۔ صرف ایک طریق ہے کہ عالم الغیب سے تعلق پیدا ہو۔**

دوسری بات ہے "عالم الغیب والشہادۃ" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں (ہاں اس میں پہلے کچھ اور بھی باتیں ہیں) ۔ فرمایا:

"کہ اس کے سوا پرستش کے لائق نہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کر لیں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے"۔

یہ جو مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات جو انسان زیادہ سے زیادہ تصور کر سکتا ہے Perfection کا یعنی کامل ہونے کا۔ تمام اللہ تعالیٰ کی صفات انسانی تصور کی Perfection سے بھی اوپر ہیں، اس سمت میں مگر اس سے بھی بالا۔ اس ضمن میں جو بعض دنیا کے فلسفی صفات کاملہ پر غور کرتے ہیں ان کی جو پہنچ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے اوپر کی بات کر رہے ہیں۔ جو مغرب کے فلسفیوں کا بابا آدم سمجھا جاتا ہے، ڈسکارٹ، اس نے خدا کی ہستی کی یہ ایک دلیل قائم کی وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب سے مضبوط دلیل ہے کہ Imperfect جو نامکمل ہو خود وہ Perfect ذات کا تصور باندھ ہی نہیں سکتا۔ اس کو Perfect کا خیال ہی نہیں آ سکتا تو اس لئے انسان جو کہ کامل نہیں ہے اس نے جو ایک کامل خدا کا تصور پیش کیا ہے یہ اس کی ذات کی پیداوار نہیں ہو سکتی یہ اوپر سے اترا ہو گا۔ لیکن جس تصور کو وہ کامل سمجھ رہا ہے وہ حقیقت میں عیسائی خدا کے تصور کے حوالے سے بات کرتا ہے یا جو خدا کا تصور بھی اس زمانے میں ڈسکارٹ کی دسترس میں تھا اسی کی بات کر رہا ہے حالانکہ وہ تصور نامکمل تھا۔ لیکن اس کو فلسفیانہ طور پر کامل سمجھتے ہوئے وہ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ایک غیر کامل چیز، کامل تصور کو دل میں لا ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کا روزمرہ کا تجربہ اسے کہیں بھی کمال سے آشنا نہیں کرتا۔ اور جب اس کی ڈکشنری میں ہی لفظ کمال نہیں ہے کیونکہ اپنے تجربے میں اس نے کہیں کمال نہیں دیکھا تو معلوم ہوتا ہے یہ باہر سے اترا ہوا ایک مضمون ہے اور کامل ذات ہی نے اس کے دل میں پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بات فرما رہے ہیں وہ یہ ہے کہ کامل کا جو تصور انسان باندھ سکتا ہے اس تصور سے بھی بالا اس مضمون میں لامتناہی طور پر جو کمال ابھرتے چلے جائیں گے وہ سب اللہ کے ہیں۔ اور اس پہلو سے "عالم الغیب والشہادۃ" کا ایک اور مضمون سمجھ آ جاتا ہے جو اس کے بعد آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ وہ عالم الغیب ہے کہ وہ غیب کو جانتا ہے اس میں ایک ایسی معرفت کا نکتہ بیان فرمایا ہے جو اس سے پہلے کبھی خدا کے اسماء پر غور کرنے والے نے نہیں لکھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

> **عالم الغیب سے تعلق کے لئے انسان کا سچا ہونا ضروری ہے۔ عالم الغیب سے تعلق کے لئے دل کا تقویٰ ضروری ہے۔ اس کے بغیر عالم الغیب سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔**

"یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تصور کے کمال کے سب کنارے انسانی دسترس سے باہر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ جو پہلی بات تھی اس کا دراصل اس بات سے گہرا تعلق ہے۔ کمال کا جو تصور آپ باندھتے چلے جائیں ایک مقام تک پہنچ کر وہ ٹھہرے گا اس لئے کہ انسانی سوچ کامل ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان خود ناکامل ہے۔ اور خدا کی ذات اس سمت میں آگے نظروں سے غائب ہوتی ہوئی دکھائی دے گی جیسے کوئی بہت بلند اور ارفع چیز ہے اس کو آپ دیکھیں تو کچھ دیر تک دکھائی دیتی ہے پھر وہ نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو شروع میں توحید کی تعریف میں مضمون بیان فرمایا اس کا از خود اس مضمون سے تعلق قائم ہو گیا جو آپ غیب کے حوالے سے بیان فرما رہے ہیں۔ آگے کیا ہے وہ اپنی ذات کو جو غیب میں ہے خود ہی جانتا ہے اور اس کے سوا اس غیب کا کوئی علم نہیں رکھتا۔ اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ فرمایا:

ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادہ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردے میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرے ذرے پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہو گا۔ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا "ھوالرحمان الرحیم" وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔

اس میں جو عالم الغیب والشہادہ کی گفتگو پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو روشنی ڈالی ہے اس سلسلے میں میں کچھ مزید باتیں آپ کے سامنے اس مضمون کو کھولنے کے لئے آج رکھنا چاہتا ہوں۔ غیب سے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی نے یہ عظیم نکتہ بیان نہیں فرمایا کہ اپنی ذات کو (اس کی ذات کو) اس کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ غیب میں ہے۔ شہادۃ کے متعلق یہ بات فرمائی کہ اس سے باہر اگر اس کی نظر سے دیکھا جائے تو ہر چیز شاہد ہی ہے، موجود ہے، آنکھوں کے سامنے ہے اور کہیں بھی کوئی لکی چھپی بات نہیں، کوئی پردہ نہیں، کوئی اخفاء نہیں، کوئی ایسا سایہ نہیں ہے جس میں کوئی دیکھنے والا کوئی چیز دیکھ نہ سکے۔ تو خدا کے زاویئے سے دیکھا جائے تو ہر چیز شہادۃ ہے، کوئی عالم اخفاء ہے ہی نہیں۔ انسان کے زاویئے سے دیکھیں تو سب سے پہلا اخفاء خدا کی ذات کا ہے اور اس اخفاء کا بھی اس کو علم ہے۔ یہ دو باتیں بڑی واضح ہو گئیں۔ لیکن جس کو انسان شہادۃ سمجھتا ہے اس میں انسان حقیقت میں عالم الشہادۃ بھی نہیں ہے اور چونکہ توحید کا مضمون بیان ہو رہا ہے اس لئے اس مضمون کا یہ مطلب ہے کہ عالم الغیب تو تم سمجھ لو گے کہ وہی ہے لیکن شاید تمہیں یہ بات سمجھ نہ آئے کہ عالم الشہادۃ بھی وہی ہے، تم نہیں ہو۔ تمہیں وہم ہے کہ تم عالم الشہادۃ ہو۔ اور عالم الغیب ہی عالم الشہادۃ

Coming Soon
A Book by Anwar Ahmad Kahlon
Entitled
Mohammad Zafrulla Khan
My Mentor

Earlsfield Properties
RENTING AGENTS 081 877 0762
PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

ہو سکتا ہے۔ یہ ایک گہرا منطقی نکتہ ہے یا فلسفیانہ نکتہ ہے کہ جس کے تعلق کو آپ سمجھیں تو پھر اس بات کی حقیقت سمجھ آجائے گی۔

"شہادۃ" دراصل سطح کے مطالعہ کو کہتے ہیں جو سامنے آجائے۔ اور ہر سطح کے پیچھے کچھ چیزیں ہوتی ہیں اسے غیب کہتے ہیں۔ اور اگر صرف سطحی مطالعہ پر بنا کی جائے تو جو نتیجہ نکلتا ہے ہو سکتا ہے اسی کے غیب میں اس کا نقیض موجود ہو یعنی جو آپ سطح پر دیکھ رہے ہیں اس نظر کو رد کرنے والی باتیں اس کے پیچھے مخفی ہوں۔ جو نتیجہ آپ سطحی نظر سے نکالتے ہیں ہو سکتا ہے اس کے پیچھے کچھ ایسی باتیں ہوں جو آپ کے سطحی نتیجے کو غلط قرار دے رہی ہوں۔ تو عالم الحق ہونے کے لئے محض عالم الشہادۃ ہونا کافی نہیں۔ اور حقیقت میں عالم الشہادۃ ہونے کے لئے عالم الغیب ہونا ضروری ہے۔ جو عالم الغیب نہیں ہے وہ عالم الشہادۃ ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عالم الغیب سے بات شروع کی ہے شہادۃ سے نہیں کی۔ حالانکہ بظاہر یہ ترتیب دکھائی دیتی ہے کہ پہلے شہادہ کی بات ہو جو پہلی منزل ہے۔ غیب کی باتیں تو بعد میں ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر آپ گہرائی میں اتر کر مضمون پر غور کریں تو یہی ترتیب درست ہے۔ کوئی دیکھنے والی آنکھ جب تک غیب کا علم نہ رکھتی ہو یا غیب کے علم کو جاننے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو وہ عالم الشہادۃ بھی نہیں ہے۔ اور انسان کو نسبتی طور پر یہ مقام عطا ہوتے ہیں۔

> **عالم الغیب سے جیسا تعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا تھا ویسا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا اس لئے شہادہ کا علم بھی آپ کو سب سے زیادہ تھا۔**

جو آدمی صاحب فراست ہے وہ ایک شخص کی ظاہری باتوں، ظاہری حرکتوں سے وہ نتیجہ نہیں نکالتا جو صاحب فراست نہیں ہے۔ ایک بھولا آدمی جو کچھ کہے کہتا ہے ٹھیک ہے جی اس نے کہا میں ایسا ہوں ایسے ہی ہو گا۔ لیکن جو عالم الشہادۃ حقیقت میں ہے اس کو ضرور کچھ نہ کچھ عالم الغیب ہونا پڑتا ہے۔ وہ اس کی اداؤں سے پیچھے اس کی چھپی ہوئی باتیں پہچانتا ہے۔ اس کے چہروں کے آثار سے پہچان جاتا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے عالم الغیب والشہادۃ سے ایسا تعلق باندھا کہ اس سے حقیقت میں کچھ غیب کا علم حاصل کرنے کی صلاحیت بھی حاصل فرمائی لیکن یہ وہ غیب نہیں ہے جس میں خدا اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی توحید سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وہ غیب ہے جو خدا سے تعلق کے نتیجے میں انسان کی فراست کے چمکنے سے انسان کو بھی عطا ہوتا ہے۔

تو آپ اپنے معاملات میں دیکھ لیں جس شخص کو غیب کے جاننے کی صلاحیت نہ ہو وہ کسی چیز میں حقیقت میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہر دنیا کی چیز اسے دھوکا دے سکتی ہے۔ نظر میں کوئی چیز اور آ رہی ہوتی ہے حقیقت میں کوئی چیز اور ہوتی ہے۔ کسی کی عبادات کو دیکھ کر آپ اسے نیک سمجھ لیں، کسی کی قسموں پر جا کر آپ اس سے سودے کر بیٹھیں، کسی کے حلیہ، داڑھی وغیرہ دیکھ کر کہیں کہ بہت متقی پارسا ہے، یہ ساری ایسے عالم الشہادۃ کی باتیں ہیں جس کا غیب سے تعلق کٹ گیا ہے۔ اور اللہ جسے غیب کا علم عطا نہ کرے اسے غیب کا علم عطا ہو نہیں سکتا۔ پس اس پہلو سے عالم الغیب والشہادۃ کی حقیقت معلوم کر کے سب سے اہم چیز غیب کا معلوم کرنا ہے۔ اور غیب کا علم ٹامک ٹوئیوں سے حاصل نہیں ہو سکتا، محض اربع لگانے سے نہیں مل سکتا، زائچوں سے نہیں حاصل ہو سکتا صرف ایک طریق ہے کہ عالم الغیب سے تعلق پیدا ہو۔ اور عالم الغیب سے تعلق کے لئے انسان کا سچا ہونا ضروری ہے۔ عالم الغیب سے تعلق کے لئے دل کا تقویٰ ضروری ہے اس کے بغیر عالم الغیب سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی چیز کو سمجھنے کے لئے جو انسان نظری سفر اختیار کرتا ہے، نظری سے مراد سوچ اور فکر کا جو سفر اختیار کرتا ہے، اس میں ہر قدم پر تقویٰ کی روشنی چاہئے ورنہ ہر چیز غائب میں رہے گی۔ یہ تقویٰ ہے جو وہ روشنی مہیا کرتا ہے جس سے قریب کا غیب حاضر میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے رات کو اندھیرے میں آپ سفر کریں کسی ایک کے پاس ٹارچ ہو اور ایک کے پاس نہ ہو۔ جو ٹارچ کے ذریعے سفر کرنے والا ہے وہ اندھیرے میں بھی بہت تیزی سے سفر طے کرتا ہے۔ سب اندھیروں کے پردے اس کی آنکھیں نہیں پھاڑ سکتیں۔ لیکن ایک حد تک اس ٹارچ کی روشنی سرایت کر جاتی ہے اندھیروں میں اور غیب کو حاضر میں تبدیل کر رہی ہوتی ہے۔ مگر جو بغیر کسی روشنی کے سفر کرتا ہے اس کے لئے اندھیروں میں دھکے کھانا اور گمراہ ہونا ہے اس کے سوا اس کا کوئی نصیب نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا مضمون شروع میں ہی اس حوالے سے باندھ کر پھر غیب کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا "ذالک الکتاب لاریب فیہ، ھدی للمتقین" یہ وہ کتاب ہے جس میں شک والی کوئی بات نہیں ہے۔ ہر بات سچی ہے۔ مگر ہدایت ان کے لئے ہے جن کے اندر تقویٰ کی روشنی ہے۔ تقویٰ کی تعریف آگے کرتے ہوئے سب سے پہلے اس کا تعلق غیب سے باندھا ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ (البقرہ: ۳،۴)

تقویٰ کی پہلی تعریف یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور حقیقت میں تقویٰ کے بغیر غیب پر ایمان لایا ہی نہیں جا سکتا۔ جیسے ٹارچ کی روشنی کے بغیر اندھیرے میں بھی چھپی ہوئی چیزوں پر یقین نہیں آ سکتا۔ وہ غیب میں رہتی ہیں لیکن روشنی ان کو کہیں دھندلکے کی فضا میں، کچھ چھپی ہوئی، کچھ ظاہر فضا میں اس کو آپ پر روشن کرتی ہے اور جتنی روشنی تیز ہو گی اتنا ہی یقین بڑھتا چلا جائے گا۔ اور غیب کا مضمون تقویٰ سے اس لحاظ سے تعلق رکھتا ہے کہ قرآن کریم کا مطالعہ بھی اگر آپ کریں گے، تقویٰ نہیں ہو گا تو چونکہ آپ کا نور پھیکا ہے اس لئے قرآن کریم کے حقائق میں سے کچھ حقائق آپ کو ملے جلے، مشتبہ، دھندلے سے دکھائی دیں گے اور ریب کا مضمون باقی رہے گا۔ جیسے رات کے وقت کا جو سفر ہے اس میں سڑک اور اس کے گردوپیش آگے پیچھے کے جو حقائق ہیں وہ تو موجود ہیں، ان کو روشنی تبدیل نہیں کر سکتی، لیکن غیب میں ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور روشنی اگر زیادہ ہو گی تو ایک ریب سے باہر نکل آئیں گے اگر روشنی کم ہو گی تو دکھائی دینے کے باوجود ریب میں لپٹے رہیں گے۔ یعنی کچھ نہ کچھ شک کا اس پہ سایہ باقی رہتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ شاید پہلے بھی آپ کو یہ قصہ سنایا تھا، واقعہ ہے اور کچھ لطیفے کا رنگ بھی رکھتا ہے کہ ایک دفعہ قادیان میں پارٹیشن سے پہلے کا ذکر ہے کہ ہمارے کزن سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور مسعود مبارک شاہ صاحب مرحوم، ان کے ایک دوست یہ رات کو شہر سے دارالانوار کے لئے روانہ ہوئے کیونکہ یہ دارالانوار میں رہا کرتے تھے۔ پہلے بہت بارش ہوئی تھی، اتنی کہ جو ہڑ تھے ان کے کناروں تک پانی بھر گیا تھا، سڑک کے قریباً برابر ہو گئے تھے۔ اور چاندنی پوری کھلی ہوئی نہیں تھی۔ کہیں کہیں بادل کا ٹکڑا بھی آ جاتا تھا۔ تو اب انہوں نے سوچا کہ کہیں یہ نہ ہو کہ ہم سڑک سمجھ کر جوہڑ پہ پاؤں رکھ دیں کیونکہ کنارے تو برابر ہوئے ہوئے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی جو ان کا دوست تھا وہ بہت چالاک مشہور تھا، بہت ہوشیار، تو اس نے کہا یہ تو کوئی مشکل بات نہیں ہے میں آپ کو ترکیب بتا دیتا ہوں۔ چلتے چلتے یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ترکیب اس نے یہ بتائی کہ دھندلکے میں عموماً یہ ہوا کرتا ہے کہ جس کو آپ سڑک سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ پانی ہوتا ہے اور جس کو آپ پانی سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ سڑک ہوتی ہے جیسے یہ پانی لگ رہا ہے اور یہ کہہ کر وہاں قدم رکھا تو باقی کی آواز ان کی بلبلوں میں نکلی، پورا نیچے ڈوب گئے۔ تو یہ عالم غیب ہے جو روشنی کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ دیکھنے میں نظر آ رہا ہے۔ اب یہ لوگ جو تقویٰ سے عاری ہیں قرآن یہ بھی پڑھتے ہیں مگر ان کی آنکھوں کے سامنے ایک دھند قائم رہتی ہے جس کو وہ پانی سمجھ کر قدم ڈالتے ہیں وہ سڑک نکلتا ہے جس کو سڑک سمجھ کر قدم رکھتے ہیں وہ بعض دفعہ پانی نکلتا ہے۔

تو خدا تعالیٰ نے عالم الغیب والشہادہ کے مضمون کو آغاز ہی میں تقویٰ سے باندھ دیا ہے اور فرمایا کہ اگر تم عالم الغیب سے حصہ پانا چاہتے ہو کیونکہ عالم الغیب کے رستے سے گزر کر ہی علم شہادہ نصیب ہو گا۔ پہلے عالم الغیب رکھ دیا ہے اس کڑی منزل سے گزرو گے تو پھر جو شہادۃ روشن ہو گی وہ حقیقی اور بغیر شک کے ہے۔ تو پھر شہادۃ کا مضمون حاصل کر لو گے۔ پس اس معنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر قیامت کے دن شہید کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

اب یہ دیکھیں قرآن کے مضامین کتنے مربوط ہیں اور اسماء باری تعالیٰ کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہے۔ کیوں آخر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو اپنی اپنی قوموں کا شاہد اور شہید بنایا اور ان سب پر حضرت محمد رسول اللہ کو شہید بنا دیا۔ اس لئے کہ عالم الغیب سے جیسا تعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا تھا ویسا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اس لئے شہادۃ کا علم بھی آپ کو سب سے زیادہ تھا۔ جو دیکھتے تھے جیسا سمجھتے تھے وہی نکلتا تھا۔ اس لئے کہ آپ کے ضمیر میں تقویٰ کی روشنی بڑی تھی۔ اور تقویٰ کے نتیجے میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عالم الغیب سے تعلق ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں پھر ایک اور بات بھی مزید روشنی پیدا کرتی ہے وہ عالم الغیب کی طرف سے شہادۃ کے امور میں الہامی تعلیم ہے۔ یعنی جو انسان اپنے نور سے براہ راست نہیں دیکھ سکتا اس کو پھر الہام روشن کرتا ہے۔ اور یہ جو مضمون ہے الہام کا یہ حقیقت میں ہے ہی غیب سے شہادۃ میں، حالات و واقعات میں چیزوں کو تبدیل کرنے کا مضمون۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول ..." (الجن: ۲۷، ۲۸)۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے غیب کے علم پر غلبہ نہیں دیتا۔ اب یہ دیکھیں کہ بہت ہی لطیف مضمون اور کیسے احتیاط سے لفظوں کا انتخاب ہوا ہے۔ "لا یظھر علی غیبہ احدا" جس کا

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE

FILLER

FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:

2nd HAND MAC

BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

مطلب ہے غیب کا کچھ نہ کچھ علم غیر رسول بھی حاصل کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ روشنی ہر انسان کو عطا ہوئی ہے کہ وہ غیب کے پردے پھاڑ کر کچھ اندازے لگاتا ہے۔ ایک سیاسی مبصر جب آئندہ کے حالات کے متعلق تبصرہ کرتا ہے تو یہ وہی مضمون ہے مگر اسے اظہار علی الغیب نہیں کہہ سکتے۔ وہ کہتا ہے جو سیاسی حالات ظاہر ہو رہے ہیں، جو امکانات ہیں، ان کے نتیجے میں جو احتمالات ہیں، ان پر غور کر کے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ دس سال میں یہ تبدیلی واقع ہوگی۔ اب اگر وہ ذہین ہے اور تجربہ کار ہے تو کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ درست ثابت ہوتا ہے لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی کا مستقبل کے متعلق اندازہ ہمیشہ درست ثابت ہو۔ پس اگر کچھ درست ثابت ہو اور کچھ نہ ہو تو یہ ریب کا مضمون ہے، شک والی بات باقی رہتی ہے۔

مگر قرآن کریم میں اللہ یہ فرماتا ہے " لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول " کسی کو بھی غیب پر اظہار نہیں دیتا یعنی غلبہ عطا نہیں فرماتا مگر اپنے کسی رسول کو جس کو چاہے وہ غیب پر اظہار عطا فرما سکتا ہے یا فرما دیتا ہے۔ تو غیب سے رسالت کا تعلق ہے۔ اور بہت سے ایسے امور ہیں جو پردہ غیب سے الہام کے ذریعے پردہ شہود میں ابھرتے رہتے ہیں۔ اور یہی وہ مضمون ہے جس کے نتیجے میں دنیا مسلسل علمی ترقی کر رہی ہے۔ اور اگرچہ خدا کی کائنات میں اضافہ کچھ نہیں کر سکتی مگر خدا کی کائنات پر پہلے سے زیادہ بڑھ کر علم کے ذریعے اس پر ایک قسم کا اظہار حاصل کر لیتی ہے۔ ایک قسم کا اظہار سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی علوم میں اگرچہ روشنی بھی ہے لیکن بہت سے احتمالات باقی رہتے ہیں کہ وہ بات جس کو وہ یقین سے سمجھ رہا ہے کل غلط ثابت ہو جائے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے کہ کل تک جو بات سمجھتے تھے وہ آج غلط نکلی۔ آج جو سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے کل غلط نکلے۔ تو ایک شک کا سایہ باقی رہتا ہے۔ لیکن وہ غیب جسے اللہ اپنے رسولوں پر ظاہر فرماتا ہے وہ اظہار کا رنگ رکھتا ہے۔ یعنی اس میں کامل یقین کا مضمون داخل ہو جاتا ہے۔ پس کامل علم شہادت کا غیب کے علم کے بغیر ممکن نہیں اور غیب کا علم نبیوں کے سوا بھی نصیب ہوتا ہے مگر نبیوں کو الہاماً عطا ہوتا ہے اور غیر نبیوں کو اپنے نور بصیرت سے عطا ہوتا ہے۔ وہ اگر تقویٰ کے قریب تر ہے اور اس میں سچائی ہے تو پھر ایسی جستجو کرنے والے کے لئے زیادہ امکان ہے کہ وہ دن بدن غیب سے چیزوں کو دیکھ کر شاہد یعنی سامنے نظر آنے والی دنیا میں منتقل کرتا رہے۔

غیب سے رسالت کا تعلق ہے اور بہت سے ایسے امور ہیں جو پردہ غیب سے الہام کے ذریعہ پردہ شہود میں ابھرتے رہتے ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جس کے نتیجہ میں دنیا مسلسل علمی ترقی کر رہی ہے۔

اس سلسلے میں سائنس نے جتنی ترقی کی ہے یہ سب غیب سے شہادۃ کی طرف کا سفر ہے اور درحقیقت اس میں بھی ایک مخفی الہام کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو اتنی ترقی کر لی ہے، ایسے ایسے راز دریافت کر لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسولوں کے سوا یا رسولوں میں سے جس کو چاہے اس کے سوا کسی کو غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا مگر ان مغربی قوموں کو دیکھ لو ان میں دہریے بھی ہیں، ان میں عیسائی یہودی خدا کے دشمن بھی ہیں پھر بھی ان کو اپنے اپنے دائرے میں غیب پر غلبہ عطا ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ دنیا نہیں سمجھتی مگر حقیقت یہ ہے کہ مادی علم بھی خدا کے بعض اسماء کی تجلیات کے نتیجے میں دنیا کو عطا ہوتے ہیں اور وہ تجلیات جو ہیں وہ زمانہ نبوت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب خدا ایک نبی پر ظاہر ہوتا ہے اور الہام کے ذریعے بہت سے غیب کے امور کو شہادت میں تبدیل فرما دیتا ہے تو اس کی ایک ایسی روشنی کا انتشار ہوتا ہے جو کل عالم پر فیض برساتی ہے اور اس زمانے کے تقاضے پورے کرنے کے لئے جتنی مزید روشنی کی ضرورت ہے، ورنہ انسان اس روشنی کے بغیر نبی تک پہنچ ہی نہ سکے، وہ روشنی اس کو ضرور عطا کی جاتی ہے۔

پس نئے نئے علوم کے انوار بھی درحقیقت الہام سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض خفی الہامات ہوتے ہیں بعض ظاہری اور جری الہامات ہوتے ہیں۔ تو جب خدا کی تقدیر ایک زمانے کو علم عطا کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تبھی وہ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں " اذا زلزلت الارض زلزالھا " والی سورت زلزال پڑھ کے دیکھیں وہاں صاف پتہ چل رہا ہے کہ موجودہ دور کی تمام ترقیات حضرت محمدؐ رسول اللہ کے رب کے حوالے سے ہیں۔ " اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا، وقال الانسان مالھا" (سورہ زلزال) اس قدر زمین اپنے راز اچھالے گی اور اپنے بھاری راز باہر نکال دے گی کہ تعجب سے انسان دیکھے گا کہ اسے ہو کیا گیا ہے، یہ کیسا زمانہ آگیا ہے " یومئذ تحدث اخبارھا" اس دن یہ زمین خود اپنی باتیں بتائے گی۔ کیوں بتائے گی " بان ربک اوحیٰ لھا" اس لئے کہ اے محمدؐ تیرے رب نے اس پر وحی نازل فرمائی ہے کہ یہ باتیں نکالو اور دنیا کو بتاؤ۔

اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ محض قرآن کا ایک دعویٰ تھا ورنہ ان لوگوں نے تو خود اپنے زور بازو سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اس بات کی سچائی، اس ثبوت کے طور پر کہ یہ دعویٰ نہیں تھا ایک عالم الغیب اور عالم الشہادۃ خدا نے تقدیر کے طور پر جاری فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس زمانے کے ظہور سے پہلے ان رازوں کی اطلاع دے دی جو اس زمانے میں رونما ہونے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم کی وہ سورتیں جو اس زمانے میں ہونے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں ان کو پڑھیں تو عقل ششدر رہ جاتی ہے کہ کیسے ممکن تھا کہ عرب کے ایک امی پر ایسے علوم ظاہر ہوں جن کو چودہ سو سال کی محنت کے بعد انسان نے کمانا تھا اور ابھی اس سے بھی آگے کے زمانے کے علوم ظاہر فرما دئے گئے۔ یہ فرض کی باتیں نہیں، یہ خیال کے قصے نہیں، یہ محض تعلی کے دعوے نہیں، سو فیصدی حقیقت کی باتیں ہیں جو قرآن کے حوالے سے میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔

پس الہام کا غیب کو شاہد میں تبدیل کرنے کے ساتھ ایک گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب تک آسمان پر فیصلہ نہ ہو اس وقت تک زمین والے غیب کا علم حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ مگر جہاں تک اظہار علی الغیب کا تعلق ہے وہ رسولوں ہی کو عطا ہوتا ہے۔ اور اس غیب کا اس غیب سے ایک فرق ہے۔ اس غیب کے علم کا اس غیب کے علم کے ساتھ ایک فرق ہے۔ اس غیب کے علم کا اس غیب کے علم کے ساتھ ایک فرق ہے۔ اور وہ فرق اسی مثال سے میں آپ پر ظاہر کروں گا جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے۔

آج سائنس دان بہت سے مخفی رازوں کو پا گئے جو زمانے کی آنکھوں سے ہزاروں لاکھوں سال سے مخفی پڑے ہوئے تھے، چھپے ہوئے تھے۔ لیکن کھوج لگا کر، محنت کر کے رفتہ رفتہ وہ ان میں اتر رہے ہیں اور ہر قدم جو وہ اٹھاتے ہیں وہ اس روشنی کی مدد سے اٹھاتے ہیں جو پہلے سفر نے ان کو عطا کر دی ہے اور وہ کوئی لامحدود روشنی نہیں ہے جو اپنے زمانے سے آگے نکل کر باتیں کرتی ہو۔

انسان جب اندھیرے میں چلتا ہے اگرچہ اس کے ہاتھ میں ٹارچ نہ بھی ہو تو وہ جانتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد آنکھیں کچھ نہ کچھ اندھیرے میں دیکھنے کی اہلیت حاصل کر لیتی ہے۔ پھر وہ پچھلے سفر کے تجربے سے ایک روشنی لیتا ہے اور ہر اگلا قدم زیادہ احتیاط سے اٹھتا ہے اور زیادہ صحیح سمت میں اٹھتا ہے۔ کیونکہ اندھیرے کے تجربوں نے اس کو ٹھوکریں لگائیں اسے زخم پہنچائے کہیں وہ گرا، کہیں وہ لڑکھڑایا اور آہستہ آہستہ اس کے تجربے نے اس کو بتایا کہ یہ چیز جو یوں دکھائی دے رہی ہے یہ ایسی ہوگی۔ اس طرح اس کا غیب سے شہادت کی طرف سفر اظہار علی الغیب کہلا ہی نہیں سکتا کیونکہ بڑی محنت کے ساتھ کچھ کچھ دکھائی دینے والا سفر ہے جب وہ اجتماعی شکل اختیار کر لیتا ہے، ایک صدیوں کا علم اکٹھا ہوتا ہے تو ایک عظیم حقیقت دنیا میں ابھر آتی ہے اور ہم سمجھتے ہیں ایک نئے زمانے میں داخل ہو گئے ہیں۔

قرآن کریم جس غیب کی اطلاع دے رہا ہے کہ نبیوں کو جس کو بھی ان میں سے چاہے رسولوں کو، ان کو اظہار علی الغیب دیتا ہے اس کی مثال قرآن کریم کی ان آیتوں میں ہے جو اس زمانے سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ادنیٰ بھی کھوج لگانے کی زحمت نہیں گوارا فرمائی۔ آپ کے تجربے کو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے سوچا بھی نہیں تھا کہ آئندہ زمانے کی سواریاں کیسی ہونگی۔ آپ کے تصور میں یہ بات نہ آ سکتی تھی نہ آئی کہ رستوں، سڑکوں والا آسمان کیا چیز ہے جس پر سڑکیں بن جائیں گی اور جس پر مرسلات چلیں گی اور بامقصد سفر ہونگے، کچھ پیغامات لے کر جائیں گی، کچھ چیزیں یہاں پھینکیں گی، کچھ چیزیں وہاں پھینکیں گی۔ وہ سارا مضمون کہ پھر آخر صحف نشر کئے جائیں گے۔ ایسی چیزیں ایجاد ہو جائیں گی کہ کثرت کے ساتھ کتابیں شائع ہونگی اور صحیفے ہر طرف پھیلا دئے جائیں گے، قانون کی راج دھانی ہوگی، یہ تمام وہ مضامین ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سوچوں اور تجارب سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ پس آپؐ کے لئے جو غیب، شہادت میں تبدیل فرمایا گیا وہ خالصۃً اللہ کے تعلق سے آپ کو استثنائی طور پر عطا کیا گیا اور زمانے کا کوئی شخص بھی اس سفر میں آپ کا شریک نہیں ہو سکتا تھا۔ "الا من ارتضیٰ من رسول" کا مضمون پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے جس میں ذرا بھی شبہ نہیں رہتا۔

وہ زمانہ جب ہر انسان محنت کر کے کچھ نہ کچھ، تھوڑا تھوڑا سفر کر کے، ایک دوسرے کو آوازیں دے

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

کر، ایک دوسرے سے پوچھ کر رستوں کے متعلق فیصلے کرتا ہے کہ یہ رستہ بہتر ہے، یہ رستہ درست نکلا، یہ غلط ہوگا، یہ اجتماعی ایک سفر کی مثال ہے جس میں ہر شخص کے جائزے دوسرے کے لئے مددگار بن رہے ہوتے ہیں اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک ہی انسان ہے جس کو سائنس کی غیب کی باتوں کا علم ہو گیا اور باقی سارے محروم بیٹھے ہوئے ہیں۔ پس عالم الغیب سے علم کا عطا ہونا اور معنے رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں، اس کی تقدیر کے نتیجے میں انسان کی عقلوں کو روشن کیا جانا اور انہیں اس قابل بنانا کہ وہ الٰہی علم کو جو مخفی پڑا ہوا تھا کچھ بہتر رنگ میں سمجھ سکیں اور ان علمی خزانوں کو جو دبے پڑے تھے ان پر نظر ڈال کر ان سے استفادہ کر سکیں یہ ایک اور مضمون ہے ان دونوں میں مماثلت کوئی نہیں ہے۔

جو چودہ سو سال پہلے کی خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا ہو گئیں وہ کس کسب سے تعلق رکھتی ہیں، کس سائنسی تحقیق سے تعلق رکھتی ہیں، کچھ بھی نہیں۔ سارا زمانہ محروم تھا اور آپ کو بھی جب علم ہو رہا ہے تو ایسا علم ہو رہا ہے جس کا آپ کو ذاتی طور پر کچھ پتہ نہیں۔ اور جب بعض ایسی باتیں فرماتے ہیں علم الٰہی سے حاصل کر کے جو آپ بیان کرتے ہیں اور اس زمانے کے لوگوں کو کچھ سمجھ بھی آتی ہے بہت سی باتیں تو سمجھ آئی ہی نہیں تھیں ان کو۔ وہ سمجھتے تھے پتہ نہیں کیا باتیں ہو رہی ہیں، شاید مرنے کے بعد کچھ اس قسم کی چیزیں ہوں ہمارے علم کے مطابق تو یہ ممکن نہیں ہے۔ مثلاً یہ خیال کہ دنیا میں طاقتور لوگ اور غریب لوگ زمین و آسمان کی حدوں سے تجاوز کرنے کی کوشش کریں گے چھلانگیں لگا کر اس سے آگے جانے کی کوشش کریں گے۔ اب کون احمق ہے جو یہ سوچ سکتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں کوئی دنیا کا انسان یہ تصور کر سکتا تھا کہ انس، انسان جن کا ذکر ہے "معشر الانس" جن کے متعلق تو اپنا غلط تصور پیش کر دیتے ہیں اس لئے میں اس کو چھوڑ رہا ہوں کہ معشر الانس یہ تصور بھی باندھ سکتے تھے اس وقت کہ ہم زمین و آسمان کی اقطار سے باہر نکل جائیں گے۔ ڈھائی فٹ کی چھلانگ مارتے تھے یا تین فٹ کی یا دو گز کی کر لیں اس سے اوپر تو چھلانگ لگانے والا ہی آدمی نہیں پیدا ہوا تھا اس زمانے میں۔ اب کچھ معیار بڑھے ہوئے ہیں لمبی پریکٹس اور مہارتوں کے نتیجے میں۔ تو وہ جس کی چھ فٹ کی چھلانگ ہو اس کے متعلق یہ دعویٰ کر دینا کہ وہ یہ سوچے گا اور غور کرے گا اور سنجیدگی سے یہ فیصلے کر رہا ہوگا کہ میں زمین و آسمان کی اقطار سے نکل کر باہر چلا جاؤں گا۔ کوئی پاگل کا بچہ ہی ہوگا جو یہ کہے کہ انسانی سوچ کی حد کے اندر یہ بات داخل تھی۔

پس وہ علم غیب جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا کیا جا رہا تھا اس میں کوئی شریک نہیں تھا۔ سارا زمانہ تلاش کر کے دیکھیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا کوئی ان علوم میں شریک نہیں تھا جو عالم الغیب کی طرف سے آپؐ کو عطا ہو رہے تھے۔ مگر جس زمانے میں ہم داخل ہوئے ہیں، جس کی پیش گوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اللہ سے علم پا کر دی تھی اس میں انسان بحیثیت انسان کچھ پانے کی صلاحیت حاصل کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ وہاں بھی غلط فہمی دور کی جا رہی ہے کہ یہ نہ سمجھ لینا کہ خود ذاتی صلاحیتیں ہیں، یہ خدا کی تقدیر نے محمدؐ رسول اللہ کے آخری غلبے کی خاطر جو انسان کی عقلوں میں جلاء بخشی تھی اور زمانے کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے جو نئی نئی ایجادات کی ضرورت تھی ان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا اور زمین کے خزانوں کو حکم دیا کہ گویا وہ خود نکل کر سامنے آجائیں اور اس الٰہی تقدیر کے نتیجے میں پھر سائنسوں نے ترقی کی ہے۔

اس کے کچھ شواہد ایسے بھی ملتے ہیں جن کا الہام سے کچھ تعلق دکھائی دیتا ہے یعنی انبیاء والا الہام تو نہیں مگر الہام سے ملتی جلتی کیفیات ہیں جو دکھائی دیتی ہیں مثلاً سنگر مشین جو سلائی کی مشین ہے اس کے موجد نے بہت غور کیا اور بہت سوچا کہ میں کیسے ایسی چیز ایجاد کروں کہ ایک دھاگہ نیچے جا رہا ہو دوسرا کوئی اوپر آ رہا ہو اور وہ ٹانکے بھرتے چلے جائیں خود بخود اور پھر کھلیں نہ، پکے رہیں۔ ہر قسم کا تصور اس نے باندھا لیکن ناکام ہو کر تھک گیا۔ پھر اس کو کشفاً ایک نظارہ دکھائی دیا گیا وحشیوں سے لڑنے کا اور جس میں نیزے کا جو پھل تھا اس میں وہ آنکھ تھی جو سوئی کی آنکھ ہوتی ہے اس کے پیچھے نہیں تھی۔ اس سے پہلے جو سوئی کا تصور انسان کے علم میں تھا وہ سوئی کے نوک کے اوپر آنکھ نہیں تھی پیچھے کی طرف آنکھ تھی اور جو پیچھے آنکھ ہو اس کے ذریعے یہ خود کار مشین ایجاد ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ تو اس نے جب کشفی نظارے میں یا رؤیا میں دیکھا کہ وہ جو وحشی لڑ رہے ہیں ان کے نیزوں کے اندر آنکھ ہے تو اچانک اس کو روشنی عطا ہوئی اس نے کہا او ہو مجھے بات سمجھ آگئی۔ اگر مشین بنانی ہے تو پھل والے حصے میں آنکھ ڈالنی پڑے گی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ جتنی بھی سوئیاں ہیں مشین کی ان کے پھل کے اندر آنکھ ہوتی ہے تو ایسے ایک واقعہ نہیں، ایسے بہت سے واقعات قطعی شہادتوں کے ساتھ سائنسی تاریخ میں محفوظ ہیں کہ بسا اوقات انسان کو یعنی ایک سائنس دان کو ایک ایسے مرحلے پر آکر جہاں عقل نے کام چھوڑ دیا الہام نے راہ دکھائی یا رؤیا اور کشوف نے راہ دکھائی۔

پس چونکہ خدا فیصلہ کر چکا تھا اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ جہاں عقل ٹھہر جائے وہاں اللہ انگلی پکڑ کے کہے نہیں کچھ اور آگے چلو اور "بان ربک اوحیٰ لھا" اس رنگ میں بھی پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے کہ اللہ کی طرف سے واقعتہً وحی کے ذریعے بعض راہنمائیاں دکھائی دیتی ہیں اور جب ان کا انسان مطالعہ کرتا ہے تو حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ کس طرح ان لوگوں کا جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں کشف اور الہام کے ذریعے غیب کا علم حاصل کر لینا کیا معنے رکھتا ہے۔ یہ وہ معنے رکھتا ہے کہ دراصل محمدؐ رسول اللہ کا غیب سے تعلق ہے اور اللہ نے آپ کو جو غلبہ عطا کیا ہے غیب پر اس غلبے کے طور پر ان سب کو غلام بنایا گیا ہے۔ ان ساری قوموں کو اس غلبے میں مددگار بنانے کے لئے اور وہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے جو محمدؐ رسول اللہ کی ذات سے وابستہ فرمایا گیا ہے غیب سے کچھ حصہ ان کو ملا ہے اور اس کے بغیر دنیا ترقی نہیں کر سکتی۔

کامل علم شہادت کا غیب کے علم کے بغیر ممکن نہیں اور غیب کا علم نبیوں کے سوا بھی نصیب ہوتا ہے مگر نبیوں کو الہاماً عطا ہوتا ہے اور غیر نبیوں کو اپنے نور بصیرت سے عطا ہوتا ہے۔ وہ اگر تقویٰ کے قریب تر ہے اور اس میں سچائی ہے تو پھر ایسی جستجو کرنے والے کے لئے زیادہ امکان ہے کہ وہ دن بدن غیب سے چیزوں کو دیکھ کر شاہد یعنی سامنے نظر آنے والی دنیا میں منتقل کرتا رہے۔

پس "عالم الغیب والشہادۃ" میں مرکزی بات یہ یاد رکھیں اور اسی پر میں آج خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ شہادہ، غیب سے وجود میں آتی ہے۔ شہادت سے غیب وجود میں نہیں آتا۔ ہر چیز تھی اور رہے گی مگر جب تک انسان پیدا نہیں ہوا صرف اللہ کے علم میں تھی۔ جب تک ذی شعور چیزیں پیدا نہیں ہوئیں ہر چیز پردہ غیب میں تھی۔ اللہ کی ذات بھی غیب میں تھی اور تمام موجودات جو اس کی ذات سے پیدا ہوئی تھیں وہ سب غیب میں تھیں۔ تو شہادت غیب کے بطن سے پیدا ہو رہی ہے۔ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں یہ غیب سے وجود میں آ رہا ہے اور شہادت پر غور کریں تو اس کے پیچھے اور غیب دکھائی دیتا ہے اور جب تک پس پردہ غیب کا علم نہ ہو شہادت کا یقین نہیں رہتا، وہ ریب میں چلی جاتی ہے۔ تو تقویٰ ہی کی آنکھ ہے جو اس مضمون میں آپ کی رہنما بن سکتی ہے خواہ وہ روحانی علوم کی جستجو کا سفر ہو یا مادی علوم کی جستجو کا سفر ہو اس آیت کو ہمیشہ اپنے لئے نشان راہ بنا رکھیں یہی ہے جو آپ کو منزل کی طرف لے کے جائے گی کہ "ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ ھدی للمتقین" صرف متقیوں کو ہدایت دے گی۔ متقی کون ہیں "الذین یومنون بالغیب" جو غیب پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ غیب پر ایمان لائے بغیر غیب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور ایمان لائے بغیر نہ ان کو عبادت کا ذوق پیدا ہوتا ہے نہ عبادت کے لئے ہمت اور طاقت نصیب ہوتی ہے۔ "الذین یومنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنٰھم ینفقون" اور پھر جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ اس کا بھی غیب سے تعلق ہے کیونکہ ایک ماضی کا غیب ہے، ایک حاضر کا غیب، ایک مستقبل کا غیب۔ جو دانہ ایک انسان ایک زمیندار زمین میں ملا دیتا ہے، مٹی میں ملا دیتا ہے، اس کو غیب پر یقین ہے یا ایمان ہے تو ڈالتا ہے۔ یقین نہیں ہے مگر ایمان ضرور ہے۔ ایمان ہے کہ ہاں ان دانوں میں سے اکثر یا کچھ نہ کچھ تو ضرور اگیں گے اور اس کے نتیجے میں وہ زیادہ پا لیتا ہے۔ تو جن کا غیب خدا سے تعلق ہو وہ خدا کی راہ میں بے دھڑک خرچ کرتے ہیں کیونکہ یہاں ان کا ایمان کامل ہوتا ہے اور اپنے تجربے کی بناء پر وہ جانتے ہیں کہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے رزق کو اللہ تعالیٰ کم نہیں کیا کرتا، ہمیشہ بڑھاتا رہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عالم الغیب اور عالم الشہادۃ ہونے کی حیثیت سے ہم پر اپنے فضل نازل فرمائے اور اپنی ذات سے ہمیں تعلق جوڑنے میں آسانیاں مہیا فرمائے۔

SCL

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

موجود ہے جیسے عربی میں حمد ہے۔ (ڈاکٹر فرانسس براؤن کی انگریزی عبرانی ڈکشنری شائع کردہ آکسفورڈ ۱۹۵۵ء زیر لفظ حمد)۔

پس حضرت مسیح کی زبان میں آنے والے رسول کا اسم احمد سریانی روٹ "احمودا" کے قریب تر ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت فارقلیط میں آنے والے روح کو ایتھیہ کہا گیا لیکن تراجم کے

پس حضرت مسیح کی زبان میں آنے والے رسول کا اسم احمد سریانی روٹ "احمودا" کے قریب تر ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت فارقلیط میں آنے والے روح کو ایتھیہ کہا گیا لیکن تراجم کے
اختلاف میں یہ بات چھپی ہوئی ہے۔ روح الحق کا ترجمہ Living Bible میں "روح جو کہ خود سچائی ہے" کیا ہے۔ یہ مسلمہ ہے کہ سچائی کے لئے یونانی لفظ ایتھیا اور عبرانی ایتھیہ ہے۔ Living Bible کا ترجمہ اس طرح ہے:

"میری اور بھی بہت سی باتیں ہیں کہ تم سے کہوں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ مقدس روح آئے گا جو کہ خود سچائی (ایتھیہ) ہے وہ کامل سچائی کے لئے ہدایت دے گا"۔

(یوحنا ۱۳۔ ۱۶/۱۲)۔

ظاہر ہے کہ آنے والے پیغمبر کو Emeth کہا گیا۔ انجیل میں ہے کہ وہ مقدس روح آئے گا جو کہ خود ایتھیہ ہے۔ صحیفہ دمشق میں ہے خدا کے مسیح نے ایک مقدس روح کی خبر دی جس کا نام ایتھیہ ہے۔ اس کے تقابل سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں حوالے ایک منبع سے نکلے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عربی کا احمد عبرانی میں ایتھیہ ہو یہ متبادل ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح نے احمد کہا ہو اور انجیل نویسوں نے اسے ایتھیہ بنا دیا۔ عبرانی کالدی عظیم ڈکشنری میں ہے کہ عبرانی میں حیمد اور ایتہ کو اکٹھا کر دیا جاتا ہے جیسے ہم حمد و ثنا کہتے ہیں اسی طرح زبور میں چھ جگہ حیمد اور ایتہ اکٹھا آیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ایتہ میں حمد کے معنی سموئے ہوئے ہیں لہذا احمد کا ایتہ بن جانا قرین قیاس ہے۔

(۴) آل عمران

انجیل میں ہے کہ حضرت مسیح داؤد کی نسل ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے اپنی ماں کی طرف سے آل عمران کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کی ماں بنت عمران تھی۔ اب ثابت ہوا ہے کہ داؤد کی نسل والے حوالے الحاقی ہیں۔

کیتھولک انجیل کا حوالہ شروع دن سے الحاقی ثابت ہو چکا ہے۔ یہ نسخہ لاطینی نسخہ کا ترجمہ ہے اس میں ہے:

"جبرائیل داؤد کے گھرانے کی ایک کنواری کے پاس جو یوسف نامی ایک مرد سے بیاہی ہوئی ہے بھیجا گیا"۔ (لوقا ۱/۲۶)۔

بائبل مطبوعہ سوسائٹی اور سینٹ پال روما ۱۹۰۸ء)۔

یہی حوالہ یونانی پراٹسٹنٹ بائبل میں بایں الفاظ ہے:

"جبریل فرشتہ خدا کی طرف سے ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی"۔

آرتھر فنڈلے ایک آزاد خیال عالم لکھتے ہیں:

"اگر مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے تو وہ باپ کی طرف سے داؤد کی آل سے کیسے ہو سکتا ہے۔ انجیل نے یوسف نجار کے حوالہ سے نسب سے مسیح کو داؤد کا بیٹا قرار دیا جب کہ مریم خاندان ہارون (آل عمران) سے تھیں۔ (The Physic Stream P.690)

انجیل میں صاف لکھا ہے کہ حضرت مریم زکریاہ کاہن کی بیوی الیسبات کی رشتہ دار تھیں جو کہ بنات ہارون سے تھیں (لوقا ۱/۵، ۱/۳۶)۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مریم بھی آل عمران یا خاندان ہارون سے تعلق رکھتی تھیں۔ دوسری صدی کا باطنی عالم ولنٹی نین Valentinion انجیل کے حوالے سے کہتا ہے:

"جب یہود نے یسوع سے پوچھا تو داؤد کا بیٹا ہے تو اس نے جھڑک دیا کہ میں داؤد کا بیٹا نہیں ہوں۔

(اے ڈکشنری آف کرسچین بیوگرافی از ولیم سمتھ حصہ اول صفحہ ۲۵۹ زیر لفظ باردیسان)

تیشین ایک بہت بڑا سریانی عالم تھا۔ اس نے انجیل مرتب کی جو کہ مطابقت اناجیل کے نام سے موسوم ہوئی اس نے مسیح کے نسب نامے اور ایسے سب حوالے حذف کر دئے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ آل داؤد سے ہیں (ڈکشنری مذکور زیر لفظ تیشین صفحہ ۷۹۵)۔

قرن اول کی ایک عبرانی انجیل تھی لکھا ہے:

"انجیل عبرانیہ کی رو سے تیشین جانتا تھا کہ حضرت مریم آل ہارون سے ہیں اس لئے آل داؤد والے نسب نامے اس نے قبول نہیں کئے۔

(ڈکشنری آف بائبل اینڈ کرائسٹ از ہیسٹنگ جلد دوم صفحہ ۱۴۰)

(۵) میلاد مسیح

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت مسیحؑ کی ولادت اس موسم میں ہوئی جب کھجور پکے ہوئے تھے۔ "رطباً جنیا" (   )۔ فلسطین میں کھجور پکنے کا موسم ستمبر اکتوبر ہے۔ خرما موسم گرما میں پکتا ہے۔ عیسائی یوم میلاد ۲۵ دسمبر کو مناتے ہیں۔ اب علماء تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ولادت کا دن نہیں بلکہ روما میں سورج دیوتا کی پیدائش کا دن تھا جو بڑے دھوم دھام سے منایا جاتا۔ اس رسم بد کے قلع قمع کے لئے اس کی جگہ میلاد مسیح کو رکھ دیا گیا۔ انجیل لوقا میں ایک قوی اشارہ موجود ہے جس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ اس میں لکھا ہے کہ جس موسم میں مسیح پیدا ہوئے چرواہے اپنے گلوں کو (غاروں سے نکال کر) میدانوں میں لے آتے اور وہاں رات بسر کرتے۔ اسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ (لوقا ۲/۸)۔

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ موسم گرما تھا۔ ورنہ اواخر دسمبر میں ٹمپریچر اتنا گر جاتا ہے کہ میدانوں میں رات بسر کرنا ممکن نہیں تھا۔ اب قرآن حکیم میں بیان فرمودہ موسم خرما کی تائید ہو رہی ہے۔ اسکالرز کہہ رہے ہیں کہ حضرت مسیح ستمبر یا اکتوبر میں پیدا ہوئے تھے۔

قرن اول میں یہودی کیلنڈر کی رو سے کھجور پکنے کا مہینہ ایلول ہے جو ماہ اگست ستمبر کے متبادل ہے۔

حضرت مسیحؑ کس مہینہ میں پیدا ہوئے؟۔

جے۔ لیسٹی ورٹ نے اپنی کتاب میں انگورا کے ایک کتبہ کی مدد سے اور چین کے قدیم کلاسیک لٹریچر کے حوالے سے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیح ۸ قبل مسیح میں ستمبر یا اکتوبر میں پیدا ہوئے تھے۔ (پیکس بائبل کومنٹری ۱۹۱۹ء صفحہ ۹۶۷)۔

اس بائبل کومنٹری میں لوقا ۲/۸ کے تحت نوٹ ہے چرواہے اپنے گلوں سمیت راتیں میدانوں میں بسر کرتے۔ لوقا میں بیان کردہ موسم ماہ دسمبر کا نہیں ہو سکتا ہمارا کرسمس ڈے مقابلۃً بعد کی روایت ہے جو کہ سب سے اول مغرب میں روشناس ہوئی (صفحہ ۷۲۷)۔

دوسرا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ کلیسا میں پندرہ سو سال سے حضرت مریم کے مقدس حمل کا تہوار ۸ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ (چیمبرز انسائیکلوپیڈیا زیر لفظ Mary)

اس حساب سے ستمبر میں میلاد مسیح کی تعیین ہوتی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جان ڈی ڈیوس اپنی بائبل ڈکشنری میں Year کے نیچے لکھتا ہے کہ فلسطین میں ماہ ستمبر یعنی یہودی مہینہ ایلول میں کھجور پک کر تیار ہوتا ہے۔ (صفحہ ۷۸۷)۔

ان حوالوں سے قرآن حکیم کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ "رطباً جنیا" میں ایک عظیم الشان حقیقت کا اظہار ہے اور عیسائی دنیا کی تاریخی غلطی کی طرف اشارہ ہے۔

(۶) حضرت مریم کا مقام روحانی

قرآن حکیم میں ہے حضرت مریم صدیقہ کا بہت بڑا روحانی مقام تھا حضرت مسیح نے فرمایا "وبراً بوالدتی" (مریم: ۳۳) کہ اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے والا ہوں لیکن انجیل میں ہے حضرت مسیح نے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام۔ (یوحنا ۲/۴)۔

سورہ تحریم کے آخر میں ہے کہ بنت عمران مومنوں کے لئے ایک مثالی نمونہ تھیں اس کے برعکس بعض آباء کلیسا کہتے ہیں کہ بروئے انجیل مریم سے نعوذباللہ ایمان کی کمزوری کا گناہ سرزد ہوا تھا۔ نئے آثار سے منکشف ہوا ہے کہ یہ سب تحریفات ہیں۔ مصر کے آثار سے حضرت مسیحؑ کے ۱۱۴ اقوال ملے ہیں جن کے راوی توما حواری ہیں۔ اس حوالے سے اسے "انجیل توما" کا نام دیا گیا ہے۔ اس انجیل میں حضرت مسیح کے اصل خطاب کے الفاظ ملے ہیں "اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام" کی بجائے اس انجیل میں یہ الفاظ ہیں "میری ماں ...... میری صدیقہ ماں نے مجھے زندگی سے روشناس کیا"۔ (قول ۱۰۱)

(The Gospel According to Thomas.) 1959.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اپنی والدہ کے بلند روحانی مقام کو بخوبی جانتے تھے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ ایذا ہی کے بعد حضرت مسیح اور ان کی والدہ دونوں ایک بلند مقام پر پناہ گزیں ہوئے جہاں ان کے لئے جائے قرار تھا اور چشمے جاری تھے۔ پہلے ذکر ہو چکا کہ قرن اول و دوم کے نصاریٰ کی ۴۲ سریانی نظمیں آثار سے ملی ہیں۔ ان میں ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی والدہ ایک اونچی چوٹی پر ایستادہ ہیں وہاں حضرت مریم نے خطاب کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں مومنوں کے لئے ایک مثالی نمونہ ہوں میرے قالب میں اپنے آپ کو سمولو تو نجات پالو گے۔

نظم نمبر ۳۳ میں ہے کہ اس اونچی چوٹی پر جہاں فرستادہ خدا کھڑا تھا ایک بے عیب بتولہ کھڑی ہو گئی، حوالہ یہ ہے:۔

"بلکہ اس اونچی چوٹی پر ایک پاکباز بتولہ کھڑی ہو گئی۔ اس نے اعلان کیا اے آدم کے بیٹو! اے بنات آدم! واپس آؤ اور راہ فساد کو ترک کر دو اور میرے قریب ہو جاؤ اس طرح میں تمہارے قالب میں سما جاؤنگی۔ میں تمہارے لئے حکم ہوں جو مجھے اپنے اوپر اوڑھ لیں گے وہ زخم رسیدہ نہ ہوں گے۔ ایسے لوگ ایک نئی دنیا کے وارث ہوں گے۔ لافانی دنیا کے۔ اے میرے منتخب لوگو مجھ میں چلو اور جو میرے متلاشی ہونگے ان کو اپنی راہوں سے روشناس کرونگی اور ان کو اس قابل بناؤں گی کہ وہ میرے نام پر اعتبار کریں۔"

(The Forgotton Books of Eden P.136)

اس نظم میں اس مثالی مقام مریمیت کا بیان ہے جس کا سورہ تحریم کے آخر میں ذکر ہے۔

(بشکریہ: ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جولائی ۱۹۹۳ء)

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Kenssy
Fried Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۲۴)

نکس وامیکا، برائیونیا وغیرہ، کے خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۱ جولائی ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن : ۱۱ جولائی، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں بعض ہومیوپیتھک ادویہ کے سلسلے میں بعض تفاصیل بیان فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں جن میں Liquid نگلنا مشکل ہوتا ہے اور بعض ایسی ہیں جن میں ٹھوس غذا نگلنی مشکل ہوتی ہے۔ اگر Liquid نگلنا مشکل ہو تو اس کے لئے سب سے زیادہ نمایاں دوا ہائیڈرو فوبینم (Hydro Phobinum) ہے جو پاگل کتے کے زہر سے تیار کی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سٹرامونیم (Stramon-ium) میں بھی اس سے کچھ مشابہ علامات پائی جاتی ہیں اس لئے پاگل کتے کے کاٹے کے ہومیو علاج میں عموماً سٹرامونیم ۲۰۰ اور ہائیڈروفوبینم ۲۰۰ دیا کرتا ہوں - ان دونوں ادویہ میں مائع Liquid نہ نگلنے کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہائیڈرو فوبینم میں تشنج ضرور ہوتا ہے۔ گلے کے تشنج کے ساتھ اس کا تعلق ہے کیونکہ میں نے ایسے مریضوں کو جنہیں پانی نگلنا مشکل تھا یا کسی قسم کا مائع دودھ وغیرہ بھی، انہیں ہائیڈروفوبینم دے کر دیکھا ہے اللہ کے فضل سے ان کو کافی فائدہ پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ ہائیڈروسائنک ایسڈ (H.C.N) بھی گلے کے تشنج کے لئے چوٹی کی دوا ہے لیکن یہ مائع ہو یا ٹھوس دونوں صورتوں میں مرض سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کو H.C.N کہتے ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے زیادہ تباہ کن زہر ہے اس کے نتیجے میں گلے میں ایسا خوفناک تشنج ہوتا ہے کہ اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ جاتا ہے۔ اس کے بخارات جو ہوا میں تحلیل ہو کر عمل کرتے ہیں بڑے سخت زہریلے ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ سائنائیڈ جس شکل میں بھی ہو یہی اثر دکھاتا ہے۔ جانوروں کے چارہ میں جو خشک ہو جائے بعض دفعہ پوٹاشیم سائنائیڈ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان سب میں تشنج Spasm ہوتا ہے منہ سے لے کر کھانے کی نالی میں آخر تک انتڑیوں وغیرہ تک اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس کا علاج کولچیکم (Colchicum) ۲۰۰ سے ہوتا ہے۔ اس میں مطلب یہ ہے کہ کولچیکم کو بھی تشنج میں یاد رکھنا چاہئے اور گلے کے تشنج میں بھی اس کو استعمال کر کے اور تجربہ کر کے دیکھنا چاہئے۔

حضور نے ایپس (Apis) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں پیٹ میں سخت ہوا کا دباؤ، تناؤ پایا جاتا ہے - ساری انتڑیوں میں دکھن محسوس ہوتی ہے۔ یہ علامت ایپس سے ملتی جلتی دوا ایپوسائی نم (Apocynum) میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں بھی پیٹ کے ابھارے کے ساتھ ساری انتڑیاں دکھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ شروع میں بتایا تھا کہ ہانیمن نے ہومیو پیتھی اسی سال ایجاد کی تھی جس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہے۔ یعنی ۱۸۳۵ء میں لیکن حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے صاحبزادے مرزا نثار احمد صاحب نے لکھا ہے کہ کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہانیمن اس سے پہلے ہومیو پیتھی ایجاد کر چکا تھا۔ اس پر میں نے چیک کیا کہ میں نے کیوں ۱۸۳۵ء کا ذکر کیا تھا تو پتہ چلا کہ ۱۸۳۵ء میں ہانیمن نے پیرس میں منتقل ہو کر پہلی دفعہ فرانس میں اس کی پریکٹس شروع کی تھی۔ تو یہ ہومیو پیتھی کی تاریخ کا لینڈ مارک ہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں اس نے ہومیو پیتھک کا آغاز کیا تھا اور ۹۰ سال کی عمر میں اس کی وفات ہوئی۔ اس ضمن میں ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ہومیو پیتھی کا خیال ہانیمن کو براہ راست نہیں آیا تھا بلکہ اس سے پہلے بعض اطباء نے اس کے بارے میں اشارے کئے ہوئے تھے۔ تاہم پروونگ (Proving) اسی نے شروع کی تھی۔ ہانیمن اور اس کے ساتھیوں نے اس بارہ میں بڑی قربانی کی ہے اور خود اپنے اوپر تجربات کئے ہیں۔ پروونگ کے متعلق حضور نے کافی تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بہت ذہین اور حساس آدمی چاہئے جو باریکی سے جان سکے کہ کس دوا کا کیا اثر ہو رہا ہے۔ اس میں بہت سی احتیاطوں کی بھی ضرورت ہے۔ روز مرہ کے حالات میں بھی انسان پر بہت سے اثرات ہوتے ہیں ان اثرات کو دوا کے اثرات سے ممیز کرنا ضروری ہے۔ دو تین آدمیوں کی پروونگ کافی نہیں یہ وسیع پیمانے پر ہونی چاہئے پھر اس کا نتیجہ یہاں ہمارے پاس بھیجا جائے پھر ہم اسے ریکارڈ کریں گے۔

ایپس (Apis) کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ ایپس سے مشابہ ایک دوائی ہے جو پیشاب کی بیماریوں میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ کینتھرس (Cantharis) ہے - یہ ایک خاص قسم کی مکھی کا زہر ہے جس کا اثر گردے اور پیشاب والے اعضاء کے عضلات پر ہے - اس میں پیشاب قطرہ قطرہ اور جل کر آتا ہے۔ ایپس میں بھی یہ علامات ہیں۔ بعض صورتوں میں کینتھرس کے انٹی ڈوٹ (Antidote) کے طور پر بھی ایپس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور کینتھرس کے اینٹی ڈوٹ کے طور پر ایپس کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بعض مریض بتاتے ہیں کہ کبھی قبض اور کبھی اسہال ہو جاتے ہیں۔ ایپس میں بھی یہ علامات موجود ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ جو یہ ہومیو پیتھی کلاس جاری ہے اس کے ذریعے بننے والے شاگرد دنیا بھر سے جو اطلاعات دے رہے ہیں اس میں نکس وامیکا کی اچھی اطلاعات آ رہی ہیں۔ بعض کیسوں میں ہر علاج کیا گیا اور جب نکس وامیکا استعمال کی گئی تو فائدہ ہوا۔

حضور نے فرمایا آرنیکا اگر سلفر کے ساتھ ملا کر دی جائے تو فالج کی اچھی دوا ہے۔ اس کو رسٹاکس (Rhustox) کے ساتھ ملا کر Alternate کیا جائے یعنی آرنیکا اور سلفر اور پھر رسٹاکس۔ پھر آرنیکا اور سلفر پھر رسٹاکس۔ کاسٹیکم (Causticum) فالج میں خصوصاً چہرے وغیرہ کے فالج میں اچھی ہے۔ کاسٹیکم کے فالج کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ اچانک شروع ہوتا ہے اور اچانک ختم ہو جاتا ہے - یہ بات غلط ہے یہ بالعموم آہستہ آہستہ بڑھنے والے اثرات کی دوا ہے۔

نکس وامیکا (Nux Vomica) کی ایک دلچسپ علامت حضور نے یہ بیان فرمائی کہ جن کو دوسروں کی عیب جوئی اور ان میں نقص تلاش کرنے کی عادت ہو ایسے مریضوں کی ذہنی حالت کو درست کرنے کے لئے اگر ایک ہزار یا اونچی طاقت میں دیں تو اچھا اثر کرتی ہے۔ صبح کے چکر، صبح کی دماغی کمزوری اور جہاں بے چین نیندیں ہوں وہاں بھی نکس وامیکا استعمال ہوتی ہے۔ بے چین نیندیں ایسکولس (Aesculus) میں بھی ہیں اور برائیونیا میں بھی۔

نکس وامیکا کی ایک اور علامت عورتوں کے ایام میں بے قاعدگی ہے۔ بعض دفعہ جلدی آ جاتے ہیں اور بعض دفعہ دیر سے۔ لیکن اور دواؤں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ مگر نکس وامیکا کے پیریڈ جو جلدی ہوں وہ زیادہ لمبا عرصہ چلتے ہیں۔ اور جو دیر میں ہوں وہ تھوڑی دیر چلتے ہیں۔ بعض دواؤں مثلاً برائیونیا میں اگر ایام وقت سے پہلے آئیں تو کھل کر نارمل سے زیادہ اور اتنے زیادہ آتے ہیں کہ تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ بستر سے اٹھتے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ برائیونیا میں حرکت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نکس وامیکا میں رحم کا گرنا اور تشنج اور گوشت کے بد اثرات کا علاج بھی ہے۔ زیادہ بیٹھنے کے نتیجے میں کمر درد ہو۔ روشنی اور ہوا سے نفرت ہو۔ حضور نے فرمایا یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جب دوا طبیعت بحال کر دے تو دوا بند کر دیں۔ مگر احتیاط سے نظر رکھیں کہ علامات دوبارہ شروع ہوتے ہی پھر شروع کر دیں۔ سوائے اس کے کہ کرانک امراض ہوں اور بیماری لمبی ہو تو سالہا سال دے کر علاج کریں۔ حضور نے فرمایا برائیونیا اور نکس وامیکا ایک دوسرے کا اینٹی ڈوٹ ہیں۔ برائیونیا میں سب سے زیادہ اثر تین حصوں میں ہوتا ہے یعنی وائٹل آرگن (پھیپھڑوں، جگر اور دل میں) خصوصاً اس کی جھلیوں کی بیرونی سطح پر - پھیپھڑوں کی گہری بیماریاں، سخت نمونیا، اس کے لٹکنے والے بد اثرات مگر سل وغیر میں اکیلا برائیونیا کافی نہیں بلکہ بے سلینیم (Bacillinum) اور سلفر (Sulphur) ساتھ چاہئے۔ برائیونیا عضلات کی اچھی دوا ہے۔ انتڑیوں کی بیرونی جھلیوں سے زیادہ اندرونی جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ - برائیونیا کا مریض اکثر قبض کا شکار ہوتا ہے۔ مگر بعض دفعہ سخت پیچش اور ساتھ خون بھی آتا ہے۔ اس کی خشکی انتڑیوں میں دراڑیں پیدا کر دیتی ہے۔

برائیونیا مضبوط عضلات کی درد میں جیسے ملیریا بخار کے بعد ہوتی ہیں اس دوا کو بار بار دینا پڑتا ہے۔

ایسکولس Aesculus ایسے پائلز (بواسیر) کے لئے مفید ہے جس میں مزمن طرز کا اظہار ہو۔ بلڈ Clotting نہ ہو بلکہ خون گاڑھا ہو۔ سخت موکے ہوں۔ اگر ایسا پھوڑا تحلیل نہ ہو اور اس کا رنگ بھی جلد نہ بدلے تو وہ کینسر کی شکل ہے۔ پھر اس کا کینسر کا علاج کریں۔ خالص شہد کینسر کے زخم پر لگانا مفید ہے۔ نمایاں اثر والی دوا ہے۔ لیکن اگر رنگ نیلا ہو اور تحلیل نہ ہو اور پیپ بھی نہ بنائے تو اس کے لئے ایسکولس مفید ہے۔

وائٹ لیگ کی بیماری میں برائیونیا شروع میں آرنیکا کے ساتھ ملا کر دیں اگر دائیں ٹانگ میں ہو۔ لیکن اگر بائیں ٹانگ میں ہو تو آرنیکا کو لیکسز (Lachesis) کے ساتھ ملا کر دیں۔

رحم کی تکالیف میں اور پرسوتی بخاروں میں سلفر اور پائروجینم چوٹی کا نسخہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ایکنیشیا (Echnacea) مدر ٹنکچر میں دی جائے تو پرسوتی بخاروں میں مفید ہوتی ہے۔ مگر حضور نے فرمایا کہ مجھے تو اس کا کوئی فائدہ تجربہ میں نہیں آیا۔

حضور نے فرمایا کہ برائیونیا لمبی مرضوں کو مستقل شفا دینے کی طاقت نہیں رکھتی لیکن لمبی مرضوں کو عارضی شفا عطا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اس لئے برائیونیا کو مستقل اثر رکھنے والی دوا کے ساتھ ادل بدل کر دیا جائے تو اس کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ اور پھیپھڑوں اور جگر کی بیماریوں میں برائیونیا کا سلفر کے ساتھ ایک طبعی جوڑ ہے۔ ان دونوں کو میں نے بعض دفعہ ۲۰۰ میں اور بعض دفعہ سلفر ۲۰۰ میں اور برائیونیا ۳۰ میں دے کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے۔

کارڈس میریانس (Cardus Marianus) مدر ٹنکچر میں دی جائے تو یہ جگر کی امراض کے لئے چوٹی کا نسخہ ہے۔ جگر کے کینسر میں بھی یہی نسخہ اللہ کے فضل سے کئی کیسز میں نمایاں طور پر شفایابی پر منتج ہو چکا ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے:

برائیونیا ۲۰۰

سلفر ۳۰

اور کارڈس ماریانس

Cardus Marianus Q ۱۰ سے ۱۵ قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں تین بار۔

کرانک ملیریا میں پہلے جگر خراب ہوتا ہے پھر تلی پھولنے لگتی ہے۔ تلی پھولنے کا کوئی علاج غالباً ایلو پیتھک میں نہیں ہے۔ ایسے مریضوں کو میں نے کارڈس کے علاوہ Ceanothus Q ساتھ ملا کر دی ہے اور یہ تلی کی بہترین دوا ہے۔

حضور نے فرمایا بعض دفعہ برائیونیا کو رسٹاکس کے ساتھ کچھ مشابہت پیدا ہو جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ رسٹاکس کی دردیں آرام کرنے سے کم ہوتی ہیں اور حرکت سے بڑھتی ہیں۔ یہ بات بعینہ درست نہیں۔ ایک کروٹ بدلیں بدلنے کے وقت آرام محسوس ہوگا۔ کچھ چلنے کے بعد آرام ہوگا۔ پھر کھڑا ہو گا تو دوبارہ بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ برائیونیا میں بھی شروع میں چلنے میں درد بڑھتی ہے اور لیٹنے کے بعد کمی

باقی صفحہ نمبر پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

041 777 8568
FAX 041 776 7130

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

دنیا امن کی طرف بڑھ رہی ہے یا بحرانوں کی طرف؟ مغرب کے سائنس دان، سیاست دان اور صحافی کیمونزم کے زوال کے بعد سے اسی مسئلے پر سوچ بچار کر رہے ہیں۔ بعض مفکرین کا خیال ہے کہ اسلام کے ابھرنے سے مغرب کو خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ لیکن اکثر مفکرین کی رائے یہ ہے کہ مغرب اور اسلام کی جنگ ناگزیر ہے۔ Hermann Bohle کا خیال یہ ہے کہ یورپ، شمالی افریقہ اور مڈل ایسٹ میں مذہبی استحکام یورپ کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور اس کی اہمیت مشرقی یورپ کو یورپین یونین میں شامل کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ Peter Scholl — Latour کے خیال کے مطابق یورپ کے مسلمان ہمسایوں سے گفت و شنید بھی جاری رہنی چاہئے لیکن ان کو قابو میں رکھنا بھی ضروری ہے اور اگر جرمن قوم دنیا میں اپنا کوئی مقام بنانا چاہتی ہے تو اسے بھی نیو ورلڈ آرڈر میں شامل ہو کر اس مسئلے کا حل تلاش کرنا ہو گا۔

اس مقصد کے حصول کے لئے یورپ کو اپنی مشترکہ افواج بنانا ہونگی۔ جرمن نے عراق اور بوزنیا کی جنگوں سے خود کو الگ رکھا ہے۔ جرمنی کو بھی امریکہ، فرانس، برطانیہ، روس، بلجیم اور سپین کی طرح ان جنگوں میں حصہ لینا چاہئے۔ جرمنی کے یورپین اتحادیوں کو غصہ ہے کہ جرمنی اپنی افواج کو تو ان جنگوں میں نہیں بھجواتا لیکن اقتصادی لحاظ سے ان علاقوں سے پورا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اقوام متحدہ اور نیٹو کی بوزنیا میں ناکامی کے بعد بوزنیا کے مسلمان اپنے تاریخی اتحادی جرمنی کے قریب آ رہے ہیں۔ جنگ عظیم اول اور دوم کے دوران جرمنی ترکوں اور بوزنیا کے مسلمانوں کا اتحادی رہ چکا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں تو جرمنی نے بوزنین مسلمانوں کی ایک ڈویژن فوج بھی بھرتی کر رکھی تھی۔ Balkan ممالک کے جرمنی سے گہرے تاریخی روابط ہیں۔ ترکی کو بھی یہ احساس ہو رہا ہے کہ اس کے موجودہ اتحادی Anti Islamic اور Anti-Ottoman ہوتے جا رہے ہیں اس لئے وہ بھی جرمنی سے تعلقات بڑھا رہا ہے۔ یورپین ممالک خاص طور پر برطانیہ اور فرانس جرمنی کے اس طریق کار پر خوش نہیں ہیں کیونکہ جرمنی کے متحد ہونے کے بعد جرمنی کی اہمیت بہت بڑھ چکی ہے اور خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ Bismarkian زمانہ دوبارہ عود نہ کر آئے۔

شمالی افریقہ کا اسلامی انقلاب جلد ہی یورپ کے جنوبی ساحل سے ٹکرانے والا ہے۔ علاقائی طاقت کا ایک نیا توازن قائم ہو رہا ہے۔ جرمنی اور فرانس کو ابھی سے اس کے مقابلہ کے لئے متحد ہو جانا چاہئے۔ جرمنی اور فرانس کو یوگوسلاویا کے حالات سے سبق سیکھنا چاہئے کہ اقوام متحدہ صرف اس وقت متحرک ہوتی ہے جب امریکہ چاہے کہ وہ متحرک ہو اور امریکہ اسے صرف اسی وقت متحرک کرتا ہے جہاں امریکہ کے اپنے مفادات کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ لہذا یورپ کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ وہ امریکہ اور اقوام متحدہ کے رحم و کرم پر نہ رہے بلکہ اپنے دفاع کا خود انتظام کرے۔ یورپ کی اپنی فوری اور کمانڈو ٹائپ افواج کا ہونا ضروری ہے۔

اسلام امریکہ اور روس

کیمونزم کے زوال کے بعد سے امریکہ کی ساری توجہ اسلام کی طرف مبذول ہو چکی ہے۔ روس اور امریکہ اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ یورپ کو اس اتحاد میں شامل نہیں ہونا چاہئے بلکہ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اسلامی یلغار کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ یورپین یونین کو دارالاسلام کے حالات کا گہرا ادراک ہونا ضروری ہے۔ مثلاً فلسطینیوں اور اسرائیل کے مذاکرات کو امریکہ مبالغہ آرائی سے پیش کر رہا ہے۔ الجیریا میں اسلام پسندوں کو جو قوت حاصل ہو چکی ہے اسے روکنا ممکن نہیں رہا۔ ان حالات کا اثر اٹلس سے ہندوکش تک ہونا لازمی ہے۔ اگر مصر میں آزادانہ انتخابات کروائے جائیں تو وہاں بھی اسلام پسند آسانی سے جیت سکتے ہیں۔ ترکی بھی آہستہ آہستہ کمالزم Kamalism سے ہٹتا جا رہا ہے اور اسلام پسند غالب آ رہے ہیں۔ کردستان، بوزنیا اور چیچنیا کے حالات ترکوں کی سوچ پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ امریکہ جزیرہ نما عرب اور پرشین گلف میں اپنی بالا دستی قائم کر چکا ہے اور اسرائیل کی پشت پناہی بھی بدستور جاری رکھے ہوئے ہے۔ روس کو یہ علم ہو چکا ہے کہ وہ سنٹرل ایشیا اور چیچنیا وغیرہ میں مسلمانوں کو طاقت کے بل بوتے پر مطیع نہیں رکھ سکتا اس لئے اس نے امریکہ کے ساتھ مل کر اسلامی قوت کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

یورپ کو امریکہ اور روس کا آلہ کار بنے بغیر خود اپنے طور پر اسلامی قوت کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ افریقہ اور عرب کے مسلمان ممالک یورپ کے ہمسائے ہیں نہ کہ امریکہ اور روس کے۔ Balkans میں نئی مسلمان ریاستیں وجود میں آ رہی ہیں جن کا اثر براہ راست مغربی یورپ پر پڑنے کا امکان ہے۔ یورپ کی اسلام کے متعلق پالیسی کی بنیاد ڈائیلاگ اور Containmant پر ہونی چاہئے۔

آئندہ پانچ سے دس سال تک ۱۵ سے ۲۰ تک ممالک کے پاس ایٹم بم ہو سکتے ہیں۔ ان میں مسلمان ممالک بھی شامل ہیں۔ اگر صدام حسین کے پاس ایٹم بم ہوتا تو عراق کی جنگ وقوع میں ہی نہ آتی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اسلامی ممالک ایٹم بم حاصل کر کے یورپ کو بلیک میل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ان حالات میں یورپ کا امریکہ پر انحصار خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

یورپ کا جنوبی چیلنج

الجیریا تباہی کے دہانے تک پہنچ چکا ہے جس کا اثر مراکو سے کشمیر تک اور کشمیر سے وسطی ایشیا تک ہو سکتا ہے۔ یہ مسلمان ممالک کسی روز ایٹمی ٹیکنالوجی بھی حاصل کر سکتے ہیں جو یورپ کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ یورپ کو یہی فکر کھائے جا رہا ہے۔ خاص طور پر جبکہ افریقہ اور ایشیا کی مسلمان آبادی بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ فرانس خفیہ طور پر الجیریا سے ۱۰ سے ۲۰ لاکھ تک آباد کاروں کو جذب کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ آباد کار ایک دفعہ یورپ میں داخل ہو کر یورپ کے تمام ملکوں میں پھیل جائیں گے، پھر یہ مسئلہ صرف فرانس، سپین اور اٹلی ہی کا نہیں رہے گا بلکہ پورے یورپ کا مسئلہ بن جائے گا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ابھی تک جرمنی کی پوری توجہ مشرقی یورپ کی طرف مبذول ہے حالانکہ افریقہ اور مڈل ایسٹ کی طرف سے خطرہ مشرقی یورپ کے خطرے سے کہیں بڑا ہے اور یہ اتنا بڑا خطرہ ہے کہ یورپ کو امریکہ، جاپان اور دیگر ممالک کو بھی ساتھ ملانا ہو گا کیونکہ اس کام کے اخراجات اس قدر زیادہ ہونگے کہ یورپ اکیلا یہ بل ادا نہیں کر سکے گا۔

اسلام کے احیاء کا خطرہ

اسلام کے احیاء کا مسئلہ ایسا ہے جسے پورے یورپ کو متحد ہو کر حل کرنا چاہئے۔ اگر شمالی افریقہ آپ کی لپیٹ میں آتا ہے تو اس کا اثر پورے یورپ پر پڑے گا۔ ان اثرات سے بچنے کے لئے یورپین یونین میں نئے ممالک کو شامل کرنا پڑے گا لیکن یونین کا بجٹ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہر ممکن طریق سے بچت کر کے یہ کام کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں فرانس اور جرمنی کا اتحاد لازمی ہے۔ یہ وہ ممالک ہیں جن میں سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں۔ جب تک مسلمان ممالک کا معیار زندگی نہیں بڑھے گا وہاں پر استحکام نہیں ہو گا۔ یورپین ممالک کو اس طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لندن میں .I.I.S.S کی میٹنگ میں یورپین یونین کے صدر نے ۱۹۹۳ء میں خبردار کیا تھا کہ اسلامی بنیاد پرستی کا مقابلہ سختی سے نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تمام یورپین ممالک کی پالیسی ایک ہی ہو۔

مشرق اور مغرب کی ہمسائیگی

ذرائع آمدورفت کی ترقی نے مشرق کو مغرب کا ہمسایہ بنا دیا ہے۔ لندن یا روم سے قاہرہ یا کاسابلانکا اتنے ہی وقت میں پہنچا جا سکتا ہے جتنے وقت میں یورپ کے ایک شہر سے دوسرے شہر تک جایا جا سکتا ہے۔ یہ خیال کہ یورپ ایک الگ تھلگ براعظم ہے غلط ثابت ہو چکا ہے۔ گوئٹے کا وہ مقولہ صادق آ رہا ہے کہ مشرق کو مغرب سے علیحدہ کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔

یورپ کے ان ہمسایوں کی آبادی بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آج دنیا میں ۸۰ کروڑ مسلمان آباد ہیں جو عیسائیوں کی تعداد کے برابر ہے۔ ۲۰ سال قبل یہ تعداد ۵۰ کروڑ تھی۔ اندازہ ہے کہ بہت جلد مسلمانوں کی تعداد ۱۰۰ کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔ اسلامی ممالک میں سے اہم ترین ممالک عرب ریاستیں ہیں اور یہ یورپ کی ہمسایہ ریاستیں ہیں اور یورپ کی منڈیاں بھی۔ مڈل ایسٹ کے تیل کے ذخائر بھی یورپ کی بقا کے لئے ضروری ہیں جب تک روس کے تیل کے ذخائر Develope ہو کر یورپ کو مڈل ایسٹ پر انحصار سے آزاد نہ کر دیں۔

یورپ کو اسلام سے مفاہمت کی تدبیر بھی کرنی چاہئے۔ گزشتہ ۱۵ سال سے اس پر کام ہو رہا ہے۔ اسلام اور عیسائیت میں بہت کچھ مشترک ہے۔ قرآن (سورۃ ۳ آیت ۶۴) میں توحید کی تعلیم ہے جو عیسائیت اور اسلام میں مشترک ہے۔ اسی طرح سورہ ۵ آیت ۶۹ بھی اسی مضمون پر مشتمل ہے۔ قرآن سورہ ۱۰۹ کافروں سے مخاطب ہے "یعنی تمہارے لئے تمہارا مذہب ہے اور میرے لئے میرا دین" مسلمانوں کو قرآن کی یہ مذہبی رواداری یاد دلائی جا سکتی ہے۔ جرمن فارن آفس کے ایک افسر نے Diary of a-German Muslim شائع کی ہے جن کا نام Wilfried Hofmann ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو وہ تمام حقوق ۱۴۰۰ سو سال قبل دے دئے تھے جو مغربی عورتوں نے ابھی ابھی حاصل کئے ہیں۔ مثلاً اسلامی شادی میں عورت کی جائیداد اسی کی رہتی ہے۔ جرمن نے یہ قانون حال ہی میں بنایا ہے۔ اسلام کی جائیداد اور تجارت کے اصولوں میں بھی ہم اسلام سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اسلام میں پرائیویٹ پراپرٹی کی ضمانت موجود ہے لیکن مسلمان دولت کی پوجا نہیں کرتے۔ دولت کے یورپین پجاریوں کے لئے اس میں نمونہ اور سبق ہے۔ جہاں تک انسانی ہمدردی کا تعلق ہے مسلمان، عیسائی اور یہودی سے کم تر نہیں ہے۔ امن کا انحصار اسلام سے مفاہمت میں ہے نہ کہ اقتصادی یا سیاسی اور عسکری معاہدوں سے۔

لیکن مفاہمت اس قدر آسان بھی نہیں ہے۔ جیسا کہ فرانس میں یہ بحث کہ مسلمان لڑکیوں کو سر ڈھانکنے کی اجازت دی جانی چاہئے یا نہیں۔ یہ یورپ کا اندرونی مسئلہ ہے نہ کہ بیرونی۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ یورپین اور امریکن عورتوں کو مسلمان ممالک میں نیم برہنہ حالت میں چلنے پھرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اسی طرح اسلام میں مذہب اور سیاست الگ الگ نہیں ہیں جبکہ یورپ میں وہ الگ الگ ہیں۔ اس پر مفاہمت اس طرح نہیں ہو سکتی کہ کوئی درمیانی راستہ تلاش کیا جائے بلکہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس کے اختلاف کو برداشت کیا جائے۔ اسلام دین میں جبر سے منع کرتا ہے (۲:۲۵۷) اور یہ مغربی روایات کے عین مطابق ہے۔ اسی طرح قرآن (۲:۱۸۶) میں یہ کہا گیا ہے کہ "صرف ان سے لڑو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرو" اسلام اور Terror دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

یورپ کا دفاع اور اسلامی ممالک

یورپ میں ایک کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ فرانسیسی مفکرین کے خیال میں یہ اچھی بات ہے اور اس امر کی ضمانت ہے کہ اگر مسلمان ممالک ایٹمی اسلحہ یا کیمائی اسلحہ حاصل بھی کر لیں تو وہ یورپ پر اس لئے حملہ نہیں کریں گے کہ وہاں پر ان کے ایک کروڑ مسلمان بھائی بھی رہتے ہیں۔ لیکن دفاع کے معاملے میں اس قسم کی ضمانت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ نیوکلئر عدم پھیلاؤ کا معاہدہ اس سال ختم ہو رہا ہے۔ یورپ چاہے گا کہ نہ صرف اس کی تجدید کی جائے بلکہ اسے اور سخت بنایا جائے۔ اسی اصول کے تحت جرمنی، فرانس اور امریکہ کے باہمی تعاون سے نیٹو کا جدید Anti Missile System قائم کیا جا رہا ہے۔ جو ۱۹۹۸ء - ۹۹ تک مکمل ہو جائے گا۔ یہ سب کچھ Islamic Radicalism کے خطرے کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔

۱۹۹۲ء میں مغرب کے عسکری ماہرین نے اس پر

ASIAN AND ENGLISH
JEWELLERY
BEST DISCOUNTS
MEDINA
JEWELLERS
VAT REGISTERED
1 CALARENDEN ROAD
WHALLY RANGE
MANCHESTER M16 8LB
061 232 0526

غور و خوض شروع کر دیا تھا۔ کمیٹی نمبر ۳ جس کا نام Europ's Security and its Neighbours in the South رکھا گیا تھا۔ پہلے اس کمیٹی کا نام Islamic Factor تھا۔ نام تبدیل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ماہرین کے خیال میں پہلے نام سے یہ تاثر پیدا ہوتا تھا کہ مسلمانوں کی اکثریت تشدد سے اسلام پھیلانا چاہتی ہے حالانکہ تشدد پسندی ایک سیاسی حربے کے طور پر استعمال کی جارہی ہے۔

قربانی کے بغیر یورپ کے بقاء کی کوئی ضمانت نہیں

اپنی بقا کی خاطر یورپ کو مالی قربانی دینا ہوگی۔ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق شمالی افریقہ کی مسلمان آبادی ۲۰۲۵ء تک ۴۰۰ ملین ہو جائے گی۔ صرف ماریطانیہ، مراکو، الجیریا، ٹیونس اور لیبیا میں ۶ لاکھ سے ۸ لاکھ تک نئے جاب ہر سال پیدا کرنے ہونگے۔ ان ممالک کی آدھی آبادی ۱۵ سال سے کم عمر کے بچوں پر مشتمل ہے۔ بعض جگہ نوجوانوں میں بے روزگاری ۷۰ فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ یورپ کو اپنے دفاع کی خاطر اس مسئلے کو حل کرنا ہوگا۔ جو اسلامی فلاحی تنظیمیں یہ مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں ان کی حوصلہ افزائی بھی ضروری ہے۔ اگر غربت کا مسئلہ حل ہو جائے تو اسلامی انتہا پسندی بھی ختم ہو جائے گی۔ سب سے پہلے یورپ کے ایک کروڑ مسلمانوں کی غربت ختم کی جائے۔ اگر یہ نہ کیا گیا تو یہ مسلمان Fifth Column ثابت ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہمسایہ مسلمان ممالک سے غربت کا خاتمہ نہ کیا گیا تو وہ انسانی حقوق حاصل کرنے کے لئے جہاد کا نعرہ لگا سکتے ہیں۔

اسلام کی ۱۴ سو سالہ تاریخ میں مسلمانوں نے غیر مذاہب سے جو رواداری اور حسن سلوک کیا ہے اس کی وجہ سے یورپ امیر (Prosperous) ہوا ہے۔

تہذیبوں کا ٹکراؤ

مغربی مفکرین کے دو کیمپ ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو دنیا کو متحد کرنا چاہتا ہے۔ دوسرا گروہ مذہبی، لسانی، نظریاتی اور قومی اختلافات کو بڑھتے دیکھ رہا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں ہاورڈ پروفیسر Huntington کا Foreign Affairs میں مضمون شائع ہوا۔ جس کا عنوان تھا Clash of Civilizations۔ اس میں امریکہ اور یورپ کے علمی حلقوں میں تقابلی تہذیب پر بحث شروع ہوگئی۔ پروفیسر موصوف کا خیال ہے کہ اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کا ٹکراؤ ناگزیر ہے اور امریکہ کی فارن پالیسی اسی تناظر میں مرتب کی جانی چاہئے۔ بین الاقوامی سیاست کا محور تبدیل ہو چکا ہے اور نیا محور تہذیب ہے۔ مسٹر Kepel اسے "خدا کا انتقام" قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دنیا پھر سے غیر سیکولر Desecularize ہو رہی ہے۔ اور اس کی وجہ مغربی طاقت کا اپنے عروج پر پہنچنا ہے اس عروج نے غیر مغربی اقوام کو اپنی جڑیں تلاش کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ مثلاً ہندوستان میں ہندوؤں کا ہندومت کی طرف لوٹنا، جاپان کا ایشیائی تشخص (Identity) تلاش کرنا، مڈل ایسٹ کا اسلامی تشخص کی طرف واپس مڑنا اور روس کا روسیت اور مغربیت میں سے چناؤ وغیرہ۔ دنیا بھر میں مغرب کے خلاف رجحانات ترقی پذیر ہیں۔ پروفیسر Huntington کا خیال ہے کہ اقتصادیات بھی تہذیب کے تابع ہوتی ہیں جیسا کہ چین کا اپنی نسل کے ممالک ہانگ کانگ، تائیوان اور سنگاپور جیسے سرمایہ دارانہ ملکوں سے کامیابی سے اقتصادی معاملہ کرنا۔ چین، انڈیا اور دیگر ممالک اپنی اپنی تہذیب کے تحت ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا مغرب کے لئے ضروری ہے کہ ان تہذیبوں کا گہرا مطالعہ کرے کہ ان تہذیبوں سے مفاہمت کی راہ ہموار کرے۔ اس فکر سے جو سوالات ابھرتے ہیں وہ اس قسم کے ہیں۔ دنیا کو ایک سمجھا جائے یا مختلف تہذیبوں کے حوالے سے مختلف سنٹر بنائے، دنیا کس طرف جا رہی ہے؟ کیا مغربی اقتصادی، سیاسی اور دیگر نظام اسی طرح دنیا پر غالب رہیں گے یا نہیں؟ مغرب اپنی جمہوری اور انسانی اقدار پر قائم رہ سکے گا یا نہیں۔ کہیں اسے دیگر تہذیبوں سے مفاہمت تو نہیں کرنا پڑے گی؟

مغربی سیاست دان تہذیبوں کے ٹکراؤ کی تھیوری کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ان میں سے بعض مثلاً امریکن سیاست دان عسکری طاقت سے غیر مغربی تہذیبوں کو ختم کرنے کے حامی ہیں اور بعض خاص طور پر یورپین مفکر مفاہمت چاہتے ہیں۔ ہر کیمپ دوسرے کیمپ کو Eurocentric کہہ رہا ہے۔ جس کا مطلب تنگ نظری اور غلط سیاسی سوچ مراد لیا جاتا ہے۔

بین الاقوامی نظام

ایک وقت تھا جب یورپ اور امریکہ ترقی پر یقین رکھتے تھے پھر وہ وقت آیا کہ Modernization اور Development کی بات ہونے لگی۔ لیکن ان کے نتائج مغربی اقوام کی توقعات کے مطابق حاصل نہ کئے جا سکے۔ چنانچہ مغرب، غیر مغربی اقوام کا خون چوسنے پر مجبور ہو گیا۔ ۱۹۷۴ء میں Wallerstein کی کتاب The rise of Modern World System نے ایک نیا خیال پیش کیا کہ مغرب کو دنیا پر جو فوقیت حاصل ہوئی ہے اس کا تقاضا ہے کہ مغربی سرمایہ داری نظام کو پوری دنیا پر مسلط کیا جائے۔ پروفیسر فرینک بھی Wallerstein کا ہم خیال ہے۔ اس کا خیال ہے کہ مشرق کا زوال ہی مغرب کی ترقی کا ضامن ہے۔ امریکن یونیورسٹیاں خاص طور پر اس خیال کی طرف راغب ہو رہی ہیں۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تاریخ، نظریات، بنیادی اقدار، مذہب اور اخلاقیات کو چھوڑ کر محض اقتصادیات کی تھیوری دنیا کی مناسب تشریح کر سکتی ہے یا نہیں؟ Spangler اس تعلق میں Flourishing اور Withering پودوں کی مثال پیش کرتا ہے۔ جس سے اس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو پودا بڑھتا ہے بڑھے اور جو مرتا ہے مرے۔ لیکن اس کا خیال اس لحاظ سے غلط ہے کہ تہذیبیں مر کر بھی دوبارہ زندہ ہو جایا کرتی ہیں۔

پروفیسر Bassam Tibi اپنی کتاب Allah's Shadow میں لکھتا ہے کہ ہمیں اسلام اور مسلمانوں میں فرق کرنا چاہئے۔ اسلام، امن اور مذہبی رواداری کی تعلیم دیتا ہے جبکہ بعض مسلمان اس تعلیم کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ Cummings رسالہ World Policy Review. کے ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ دنیا امن اور خوش حالی کی دہلیز پر بھی کھڑی ہے اور تباہی کے دہانے پر بھی۔ یہ خیال اس لحاظ سے درست ہے کہ ایک طرف مادی ترقی دنیا کو یکجا کر رہی ہے اور دوسری طرف غیر مادی قوتیں مثلاً مذہب، طریقہ ہائے زندگی (Life Style)، نسل پرستی اور قومی عصبیت وغیرہ میں دنیا کی تقسیم کر رہی ہیں۔ اس کا واحد علاج یہ ہے کہ اس Paradox کو تسلیم کر کے اس کے برداشت کرنے کی قوت پیدا کی جائے۔

نیو ورلڈ آرڈر

دنیا میں طاقت کے نئے سنٹر پیدا ہونے کا یہ مطلب ضروری نہیں ہے کہ مغربی تہذیب کا زوال شروع ہو جائے گا۔ انگریز پروفیسر Woodruff کا خیال ہے کہ مغرب کو ساری دنیا کو Convert کرنے کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے اور دنیا سے مفاہمت کی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

جرمنی کی Konard Adenauer Foundation عیسائیت، یہودیت، اسلام اور بدھ مت میں مفاہمت کی کوشش کر رہی ہے۔ مذہب نہیں بلکہ مذہب کا سیاسی استعمال مسائل پیدا کرتا ہے۔ صرف پروفیسر Huntington اور اس کے پیروکار تہذیبوں کے ٹکراؤ کو ضروری خیال کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے امریکن لیڈر اس کے دلائل کو صحیح سمجھ کر ٹکراؤ کے راستے پر گامزن ہو رہے ہیں۔ اکثر مفکرین کا خیال ہے خاص طور پر یورپین مفکرین کا کہ ٹکراؤ نہیں بلکہ مفاہمت کی ضرورت ہے لیکن یورپین سیاست امریکن سیاست کے تابع چلنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ امریکہ کے بغیر فی الحال اسلام سے نپٹنے کا کوئی اور راستہ نظر نہیں آرہا۔ امریکن پیسہ اور اسلحہ یورپ کی ضرورت ہے۔ (German Comments, April,95)

تبصرہ

مغربی مفکرین کے ان خیالات سے ظاہر ہے کہ مغرب کے دماغ پر اسلام چھایا ہوا ہے۔ انہیں اب اسلام کے سوا کسی اور طرف سے کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ اس بات پر پورا مغرب متفق ہے کہ اسلام اور صرف اسلام ان کے لئے خطرہ ہے۔ البتہ اسلام سے نپٹنے کے طریق کار پر مفکرین کا اختلاف ہے۔ بعض اسلام کو قوت کے بل پر دبانے پر مصر ہیں اور بعض مفاہمت کے حق میں ہیں۔ مفاہمت والا گروپ بھی مفاہمت کے ساتھ ساتھ Containment کا قائل ہے۔ جس کا واضح مطلب مسلمان ممالک کو قابو میں رکھنا ہے۔ گویا کہ دونوں گروپ ایک لحاظ سے ٹکراؤ پر مصر ہیں۔ ایک بلا ضرورت اور دوسرا ضرورت پڑنے پر۔

امریکہ جو مغرب کا غیر متنازعہ لیڈر ہے ٹکراؤ کا راستہ اختیار کر چکا ہے اور روس امریکہ کی اس پالیسی میں حصہ دار بن چکا ہے۔ یہی وہ نیو ورلڈ آرڈر ہے جس کا شور مچایا جا رہا ہے۔ عراق کی جنگ نیو ورلڈ آرڈر کی ابتداء تھی اور بوزنیا، چیچنیا اور صومالیہ اس کے ابتدائی مراحل تھے۔ اب الجیریا، ٹیونس، مراکو، مصر، ایران، شام، پاکستان، افغانستان، کشمیر اور وسطی ایشیا کے نیم آزاد ممالک پر نیو ورلڈ آرڈر کے تجربات کئے جا رہے ہیں۔

بوزنیا مغرب کا پہلا تجربہ ہے جس میں مسلمان کو مسلمان کہہ کر مارا جا رہا ہے اور کوئی بہانہ بھی تلاش نہیں کیا جا رہا۔ مغرب کو یقین ہے کہ مغربی عوام کی اسلام کے خلاف اتنی برین واشنگ ہو چکی ہے کہ وہ مسلمان پر مظالم کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتے۔ جن یورپین سیاسی لیڈروں نے بوزنیا کے مسلمانوں کے حق میں احتجاج کیا ان کو حکومتوں نے چپ کروا دیا اور مغربی پریس مغربی مفادات کے تحفظ کے بہانے ان جرائم کو اچھال نہیں رہا۔ وگرنہ اگر یہی ظلم عیسائیوں پر ہو رہا ہوتا تو مغربی عوام اور مغربی پریس کب کا اسے ختم کروا چکے ہوتے۔

اعلان
برائے موصیان

ہر ایسی جائیداد جو آپ کی آمد سے خریدی گئی ہے خواہ کسی اور کے نام سے ہو وہ جائیداد موصی کی شمار ہوگی البتہ ایسی جائیداد جو کسی موصی کے نام سے ہے اور موصی کی آمد سے خرید کردہ نہیں بلکہ بے نامی کی ہے اس بارہ میں موصی کا بیان دفتر وصیت میں ریکارڈ ہونا ضروری ہے تا بعد میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نسخہ کیمیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ فرماتا ہے "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب" (الطلاق: ۳،۴) پس تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے حاصل ہوا سے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکھو متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے ان کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا:

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

پس یہ وہ نسخہ ہے جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے۔ نادان لوگ اس بات کو چھوڑ کر بوٹیوں کی تلاش میں مارے پھرتے ہیں۔ اتنی محنت اگر وہ بوٹیوں کو پیدا کرنے والے کے پانے میں کرتے تو سب من مانی مرادیں پالیتے۔

(ملفوظات جلد ۵ [طبع جدید] صہ ۲۰۰)

1 HOUR
PHOTO PRINTS
SET A PRINT
246, WIMBLEDON PARK
ROAD, SOUTHFIELDS,
LONDON SW18
PHONE 081 780 0081

الفضل ڈائجسٹ

مرتبہ - محمود احمد ملک

یہ کالم عالمگیر جماعت احمدیہ کی مختلف شاخوں اور ذیلی تنظیموں کی جانب سے شائع کئے جانے والے اخبارات و جرائد میں اہم مضامین کی نشاندہی کے لئے مخصوص ہے تاکہ ہمارے قارئین اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے علاوہ اسے بطور حوالہ بھی استعمال کرسکیں۔ اردو اور انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں شائع ہونے والے رسائل کے ساتھ براہ کرم مضامین اور خبروں کی مختصر تفصیل اردو میں بھی ارسال کیجئے۔ ہمارا پتہ Editor Alfazl International

6 Hardwicks Way, London SW18 4AJ U.K.

خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض ممالک کی ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کی تربیت کے لئے رسائل شائع کر رہی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا دوماہی "مشکوۃ" مارچ و اپریل ہمارے ہاتھوں میں ہے جس کا آغاز مارچ ۱۹۸۲ء میں سہ ماہی رسالہ کے طور پر ہوا تھا۔ اس طرح "مشکوۃ" اپنی کامیاب اشاعت کے چودہ سال مکمل کرچکا ہے۔ مذکورہ اشاعت میں شائع ہونے والے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خط میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے بنگال میں ۲۹ اور آندھرا پردیش میں ۵۸ بیعتوں کی خوشخبری ملنے پر حضور نے اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ ۸۴ صفحات کے اس رسالہ میں بہت سے مختصر مضامین شامل ہیں اور چند نظمیں اور ہلکی پھلکی تحریریں بھی شائع ہوئی ہیں۔

★★ مجلس انصاراللہ پاکستان کا تربیتی مجلہ ماہنامہ "انصاراللہ" اپریل ۹۵ء حضرت شیخ محمد احمد مظہر نمبر ہے۔ حضرت شیخ صاحب نومبر ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے اور آپکا نام حضرت مسیح موعودؑ نے رکھا اور مبارکباد دیتے ہوئے دست مبارک سے تحریر فرمایا "خدا تعالیٰ باعمر کرے۔ آمین"۔ آپکے والد حضرت منشی ظفر احمدؓ صاحب، حضرت اقدس علیہ السلام سے نہایت محبت کا تعلق رکھتے تھے جس کا ذکر حضورؑ نے بارہا فرمایا۔ ۱۲۸ صفحات پر مشتمل اس ضخیم مجلہ میں نہایت عمدہ مضامین شائع ہوئے ہیں جو حضرت شیخ صاحب مرحوم کے پاکیزہ خصائل اور حسن سیرت کی خوبصورت تصویر کشی کرتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب نہ صرف ایک بلند پایہ ماہر لسانیات، ممتاز قانون دان اور قادرالکلام شاعر تھے بلکہ آپکو شاندار جماعتی خدمات کی توفیق بھی حاصل ہوئی۔ ۱۹۴۸ء سے تا وفات امیر ضلع فیصل آباد رہے۔ ۱۹۲۲ء میں مجلس مشاورت کا آغاز ہوا جسمیں ۱۹۲۳ء سے ۱۹۸۳ء تک آپ اپنی جماعت کی نمائندگی فرماتے رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی بیماری کے دوران دو سال (۸۴ء اور ۸۵ء) آپ نے مجلس مشاورت کی صدارت بھی فرمائی۔ اسی طرح مجلس افتاء کے ابتدائی ممبر اور بعد ازاں سالہاسال تک صدر کے عہدہ پر فائز رہے۔ دسمبر ۱۹۵۷ء میں وقف جدید کے اجراء پر آپ صدر مقرر ہوئے اور وفات تک اسی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ ۱۹۶۱ء میں ایک نگران بورڈ کا قیام عمل میں آیا جس کے فرائض میں صدرانجمن، تحریک جدید اور وقف جدید میں رابطہ قائم رکھنا بھی تھا۔ حضرت شیخ صاحب اس بورڈ کے بھی ممبر تھے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے بھی ابتداء سے ممبر رہے۔ صدسالہ جوبلی کمیٹی کے شروع سے آخر تک صدر رہنے کا اعزاز بھی آپکو حاصل تھا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے وفد میں شمولیت کا اعزاز بھی پایا۔ علمی خدمات میں عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنے کے لئے ۵۱ زبانوں پر آپکی تحقیق بےمثال ہے۔ تصانیف میں "مضامین مظہر" اور شعری مجموعہ "درد و درماں" کے علاوہ گیارہ ایسی تحقیقی کتب شامل ہیں جو دنیا کی مختلف زبانوں کا منبع عربی زبان کو ثابت کررہی ہیں۔ حضرت شیخ صاحب نے اپنے آقاؑ کی دعا کی برکت سے لمبی عمر پاکر ۲۸ مئی ۱۹۹۳ء کو فیصل آباد میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں آپکی تدفین ہوئی۔ آپکی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
"ان میں صحابہ کا سا رنگ تھا۔ اگر تابعین نے کبھی صحابہ کا سا رنگ اختیار کیا ہے تو حضرت شیخ صاحب اس کی بہترین مثال تھے..... میں نے ایک نظم میں ایک شعر خاص طور پر ان کو ذہن میں رکھ کر کہا۔ وہ شعر یہ تھا:

یہ شجر خزاں رسیدہ ہے مجھے عزیز یارب
یہ اک اور فصل تازہ کی بہار تک تو پہنچے"

★★ مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سہ ماہی "طارق" لندن سے شائع ہوتا ہے۔ رسالہ اگرچہ انگریزی میں ہے لیکن اس میں ۵ صفحات اردو زبان میں بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۹۵ء کی جلد کے شمارہ نمبر ۲ کے انگریزی حصہ میں خدام الاحمدیہ کے تحت بوسنیا کے پناہ گزینوں کی طرف ایک سال کے دوران بھجوائے جانے والے ساتویں امدادی قافلہ کی رپورٹ شامل ہے جسے ولید احمد صاحب نے مرتب کیا ہے۔ خدام کے اس قافلہ نے ۲۰ ہزار پاؤنڈ سے زیادہ مالیت کی ۲۰ ٹن سے زائد امداد تقسیم کرنے کی توفیق پائی۔ اسی پرچہ میں فقہ احمدیہ سے نماز کے لئے جسمانی صفائی سے متعلقہ ایک حصہ کا ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے جس کے مترجم جناب اے۔ عمر ہیں۔ اردو حصہ میں محترم حبیب اللہ نعیم ملک صاحب کے مضمون "ربوہ کے شب و روز" میں ان ایام کا نقشہ پیش کیا گیا ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ وہاں رونق افروز تھے۔ خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب ہمارے پیارے مرکز ربوہ کی حقیقی رونقیں لوٹ آئیں۔ ربوہ ایک بار پھر دینی اور روحانی اجتماعات کا مرکز اور علمی مجالس کا گہوارہ بن جائے۔

★★ جماعت احمدیہ ماریشس کا ترجمان فرانسیسی زبان میں طبع ہونے والا جریدہ *Le Message* کا مارچ کا شمارہ موصول ہوا ہے۔ اس شمارے میں ماریشس کے جزیرہ Rodrigues کے ایک اخبار ICI Rodrigues کا ایک مضمون قارئین کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے جو اس جزیرہ میں ایک شدید طوفان آنے کے بعد احمدیوں نے سرانجام دیں۔

★★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کا ایک حصہ بھی اسی رسالہ میں شائع کیا گیا ہے جس میں حضور نے معاندین اسلام کی طرف سے اسلام کے دہشت گرد مذہب ہونے کے الزام کا مدلل جواب دیا ہے۔ حضور نے اس مضمون میں واضح فرمایا ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے رشتہ ایسا ہی ہے جیسے نور کا رشتہ اندھیرے سے۔ اور یہ کہ آجکل دنیا بھر میں ہونے والی لڑائیاں سیاسی لڑائیاں ہیں نہ کہ مذہبی۔

★★ جماعت احمدیہ برطانیہ کی بریڈفورڈ شاخ کا ماہنامہ "البصیرت" ماہ مئی موصول ہوا ہے جسکے ۲۴ میں سے ۱۴ صفحات انگریزی میں ہیں۔ اس رسالہ میں خدام الاحمدیہ برطانیہ کی دسویں میراتھن واک کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ۳۰ اپریل کو ہونے والی اس میراتھن واک میں ۱۰ سے ۶۱ سال تک کی عمر کے ۲۴۰ افراد شریک ہوئے جبکہ اس تقسیم عطایا کی تقریب میں ۵۵۰ سے زائد افراد شامل تھے۔ امسال ۲۰ ہزار پاؤنڈ سے زیادہ رقم مختلف خیراتی اداروں کو پیش کی گئی۔ اس رسالہ میں کئی جماعتوں کے زیر اہتمام مقامی سطح پر ہونے والے مختلف جلسوں اور تربیتی پروگراموں کی رپورٹس بھی شائع کی گئی ہیں۔ احباب جماعت کو مساعی سے باخبر رکھنے کی یہ ایک عمدہ کوشش ہے۔ اللھم زد فزد۔

سائنس کی دنیا

(آصف علی پرویز)

کمپیوٹر کے ذریعہ ڈیزائن

کمپیوٹر زندگی کے ہر شعبہ میں بڑی تیزی کے ساتھ استعمال ہورہا ہے۔ کمپیوٹر کی مدد سے مختلف اشیاء کے ڈیزائن کرنے والے پروگرام بن چکے ہیں جسے Computer Aided Design کہا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے کاریں، جہاز اور مختلف عمارتوں کے ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ اور مختلف پرزوں اور آلات کی تمام خصوصیات مثلاً وہ چیز کس حد تک بوجھ اٹھانے کے قابل ہے۔ یا آگ لگنے کی صورت میں کن حفاظتی تدابیر کی ضرورت ہے، چیک کی جا سکتی ہیں۔

اب سائنسدانوں نے کمپیوٹر کے ساتھ ایک اور پرزہ لگایا ہے جس میں سے لیزر (Laser) کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ ڈیزائن پہلے کمپیوٹر پر بنایا جاتا ہے، پھر کمپیوٹر کے ذریعہ لیزر کی شعاعیں ایک مائع پلاسٹک پر ڈالی جاتی ہیں۔ یہ مائع پلاسٹک جس جس جگہ لیزر کی شعاع پڑے ٹھوس حالت اختیار کرلیتا ہے۔ چنانچہ جو ڈیزائن آپ کمپیوٹر پر بنائیں اس کا ایک سہ طرفی ماڈل (Three - Dimentional Model) چند منٹوں میں بن کر سامنے آ جاتا ہے۔ کاروں اور جہازوں کے انتہائی پیچیدہ پرزوں کے ماڈل اس طرح تیار کئے جاتے ہیں۔ اور انجینئر ماڈل دیکھنے کے بعد اسی قسم کے پرزے مختلف دھاتوں سے تیار کر لیتے ہیں۔ اس طریقہ سے ڈیزائن کرنے کو (Stero Lithography) کا نام دیا گیا ہے۔

کچھ عرصہ قبل انگلستان میں ڈاکٹروں نے اس ایجاد کا استعمال حیرت انگیز طور پر ایک نہایت ہی پیچیدہ آپریشن میں کیا۔ ایک شخص کی ایک حادثے میں ایک کار سے ٹکر ہوئی۔ بدقسمتی سے زخمی شخص کے چہرے کی ہڈیاں بری طرح سے ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ اگرچہ وہ شخص بچ گیا لیکن اس کے چہرے کی شکل اور بالخصوص آنکھوں کے ارد گرد کی ہڈیاں کچھ اس طرح جڑیں کہ بظاہر اس کی شکل بھدی ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس شخص کے ترتیب وار کئی آپریشن کرنے کی ضرورت ہے اور کئی ایسی دھات کی زنجیریں لگانے کی ضرورت ہے جو ہڈیوں کو کافی عرصہ ایک خاص شکل میں رکھ سکیں تاکہ قدرت خداوندی کے نظام کے تحت ہڈیاں باہم جڑ سکیں۔ اور وہ ایک نارمل چہرے کی شکل اختیار کر سکے۔

چونکہ یہ انتہائی پیچیدہ اپریشن تھے اس لئے ڈاکٹر چاہتے تھے کہ اپریشن کرنے سے قبل کسی ماڈل پر اس کا تجربہ کیا جاسکے۔ اس وقت ان کی نظر اس خاص کمپیوٹر کی طرف گئی۔ چنانچہ انہوں نے اس شخص کے ہر زاویے سے ایکسرے (X—Ray) لئے۔ یہ تمام معلومات کمپیوٹر کو مہیا کر دی گئیں۔ Stero Lithography کو استعمال کرتے ہوئے انہوں نے اس شخص کے چہرے اور کھوپڑی کا ہو بہو ماڈل تیار کر لیا۔ اب انہوں نے اس ماڈل کا "اپریشن" کیا اور پورا پورا احساب لگایا کہ جب مریض کا اپریشن کیا جائے گا تو اس کی ہڈیوں کو کیونکر کاٹا جائے گا تاکہ ایک نارمل چہرہ بنایا جاسکے۔ اس طرح وہ زنجیریں بھی تیار کی گئیں جو مریض کی ہڈیوں کو جوڑنے کے وقت استعمال کرنی تھیں۔

وقت مقررہ پر ڈاکٹروں نے مریض کا اپریشن کیا۔ چونکہ ڈاکٹروں نے مصنوعی ماڈل پر اپریشن کی کافی پریکٹس کرلی تھی۔ اس لئے وہی اقدامات (Steps) دہراتے ہوئے یہ پیچیدہ اپریشن کیا گیا۔ کئی جگہ سے ہڈیاں کاٹی گئیں۔ کئی جگہ پر ہڈیوں کو آگے پیچھے کیا گیا۔ اور آخر میں زنجیر کو پیچوں کی مدد سے کس دیا گیا۔ اس اپریشن پر تقریباً ۱۵ گھنٹے صرف ہوئے اور پھر جب زخم ٹھیک ہوئے تو مریض کا چہرہ بڑی حد تک نارمل ہو چکا تھا۔

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

SUPPLIERS OF FROZEN AND
FRIED MEAT - VEGETABLE
& CHICKEN SAMOSAS
LAMB BURGERS
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD,
LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882
PARTIES CATERED FOR

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

مسجد ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی ہے

[انگلستان] اسلامی تعلیم کے مطابق دنیا میں کسی جگہ بھی بنی ہوئی کوئی بھی مسجد ہو وہ خدا کا گھر کہلاتی ہے مگر آج کل کے ملاؤں نے جہاں دین اسلام کو تجارت کا مال سمجھ رکھا ہے وہاں خدا کے گھر کو بھی ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی بنا چھوڑا ہے۔ چنانچہ اخبار جنگ لندن کی ۴ مئی ۱۹۹۵ء کی اشاعت کے مطابق جامع مسجد غوثیہ آسٹن کے صدر چوہدری محمد عظیم نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ جامع مسجد غوثیہ آسٹن ۱۹۸۵ء کے کمپنی ایکٹ کے مطابق اب ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی ہے۔ جسے ۲۷ اپریل ۱۹۹۵ء سے کمپنیز ہاوس کارڈف میں رجسٹر کروالیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ اقدام آئے دن مساجد میں ملاؤں کے فتنہ وفساد اور اقتدار کے جھگڑوں سے تنگ آکر اٹھایا گیا ہے۔

برطانوی کوہ پیما عورت نے ایورسٹ کی چوٹی کو سر کر لیا

[تبت] برطانوی کوہ پیما عورت Alison Hargreaves پہلی عورت ہیں جنہوں نے ایورسٹ کی چوٹی کو بغیر آکسیجن کی مدد کے سر کیا ہے۔ ۳۳ سالہ ایلی سن دو بچوں کی ماں ہے۔ اس نے شمالی طرف سے کوہ ہمالیہ کی اس چوٹی کو جو ۲۹۰۲۸ فٹ بلند ہے سر کیا ہے۔ اس سے پہلے ۱۹۸۰ء میں ایک شخص Reinhold Messner نے چوٹی پر جانے کے لئے یہی راستہ اختیار کیا تھا۔

ایلی سن کئی سالوں سے برطانیہ کے سب سے اونچے پہاڑ Ben Nevis پر چڑھائی کی مشق کرتی رہی تھی۔ پچھلے سال اس نے ایورسٹ کی مہم میں حصہ لیا تھا مگر ۲۷۵۰۰ فٹ کی بلندی پر جاکر اسے تند برفانی ہواؤں کا سامنا کرنا پڑا تھا چنانچہ اسے مجبوراً واپس ہونا پڑا کیونکہ اس کے ہاتھ اور پاؤں یخ بستہ ہو رہے تھے۔

اس سال وہ اپریل میں تبت کے دارالخلافہ لاسہ میں پہنچی جہاں سے وہ ۲۹ اپریل کو ۲۰۹۹۷ فٹ کی بلندی پر قائم کئے گئے کیمپ میں پہنچی اور ۳۱ مئی ۱۹۹۵ء کو دنیا کی سب سے بلند چوٹی پر جا پہنچی۔

ایلی سن نے ارادہ ظاہر کیا ہے کہ اب وہ دنیا کی دوسرے نمبر کی چوٹی K-2 جو پاکستان میں ۲۸۲۵۰ فٹ بلندی پر واقع ہے آکسیجن کے بغیر سر کرنے کی کوشش کرے گی۔

یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد ۸۰ لاکھ سے تجاوز کر گئی

[پیرس] نیوزویک کی ایک رپورٹ کے مطابق فرانس، جرمنی، برطانیہ اور دوسرے یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد ۸۰ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس وقت فرانس میں ۲۲ لاکھ، جرمنی میں ۲۲ لاکھ اور برطانیہ میں ۱۳ لاکھ کے لگ بھگ مسلمان آباد ہیں جنہیں ان ممالک کی شہریت حاصل ہے۔

☆☆

جاپان میں پھولوں کی کھپت میں غیر معمولی اضافہ

[جاپان] ایک اخباری رپورٹ کے مطابق ۱۹۸۰ء سے اب تک جاپان میں پھولوں کی کھپت میں ۱۰۶۹ گنا اضافہ سامنے آیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جاپان کا ہر شخص اوسطاً سالانہ ۱۲۹۱۲ ین Yen خرچ کرتا ہے۔ اور یہ اعداد و شمار ۱۹۹۳ء میں مرتب کئے گئے تھے۔

جاپان ایکسٹرنل ٹریڈ آرگنائزیشن نے جاپان کی وزارت زراعت و جنگلات کے حوالے سے انکشاف کیا کہ پھولوں کی مانگ میں ۱۹۹۳ء میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے لہذا جاپان میں بھی پھولوں کی کاشت کا رجحان تیز ہو گیا ہے۔ کاشت کئے جانے والے پھولوں میں عام طور پر نرگس، گل لالہ، گلاب، گلنار، نیرائن، ویکس فلاور، آرچڈ، فرن (Fern)، کریسنتھیم، اور انتھوریم شامل ہیں۔

جاپان نے ۱۹۹۳ء میں ۱۷۵۵۶ ملین ین کے پھول برآمد کئے۔ نیدرلینڈ جاپان کو پھول برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے جس نے ۱۹۹۳ء میں ۶۲۸۸ ملین ین کے پھول برآمد کئے۔ واضح رہے کہ جاپان میں پھولوں کی درآمد پر کوئی ڈیوٹی نہیں ہے لیکن پتوں اور ٹہنیوں پر پانچ فیصد ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔

بھارت میں ۲۵۰ ملین بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہیں

[ہندوستان] اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسیف کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت میں ۲۵۰ ملین بچے ایسی خوراک استعمال کرتے ہیں جس میں غذائیت بہت کم ہوتی ہے جبکہ ۹ فیصد بچے دو وقت کی روٹی سے بھی محروم ہیں اور یہ سب کچھ ملک میں ۶ لاکھ فئر پرائس دکانیں کھولے جانے اور بعض سرکاری سکولوں میں مفت کھانا دینے کے باوجود ہو رہا ہے۔ بھارت میں دنیا کے سب سے غریب لوگوں کا ۴۰ فیصد حصہ ہے۔ صرف بمبئی میں ہی ۱۰ ملین آبادی کا نصف جھگیوں یا سڑکوں پر سوتا ہے۔ پورے بھارت میں ۳۵ ملین ٹی وی سیٹ ہیں۔ ہر چالیس گھروں میں سے ایک میں فون کی سہولت موجود ہے جبکہ شہری آبادی میں تین یا چار فیصد خاندانوں کے پاس واشنگ مشین موجود ہے۔

۸۰ فیصد لوگوں کو حفظان صحت کی سہولتیں میسر نہیں اور پانچ سال عمر سے کم کے دو تہائی بچے غذائیت والی خوراک سے محروم ہیں۔

☆☆

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ (مینیجر)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London 16th June 1995 - 29nd June 1995

FRIDAY 16TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith
- 12.00 MTA Variety: "106 years of Ahmadiyyat" (Arabic)
- 12.50 Announcements
- 1.00 News
- 1.20 Nazam
- 1.30 Friday Sermon *LIVE*
- 2.40 Nazam
- 2.45 Mulaqat with Urdu speaking friends.
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

SATURDAY 17TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith with English Translation
- 12.00 Eurofile: "Speech by Noor Ahmad Bulstad in Norwegian Language"
- 12.50 Announcements
- 1.00 News
- 1.20 Nazam
- 1.30 Around the Globe: "High speed Jet Ventilation" Documentary
- 2.00 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor 17-6-95
- 3.00 Nazam
- 3.05 MTA variety: German programme (Lajna Imaillah) "Quiz programme" part 2
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

SUNDAY 18TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith with English Translation
- 12.00 MTA Variety: Programme from Germany "Introduction to Ahmadiyyat" Part 10
- 12.50 Announcements
- 1.00 News
- 1.20 Nazam
- 1.30 Around the Globe: "Chinese Circus" Documentary
- 2.00 Mulaqat with English delegates
- 3.00 Nazam
- 3.05 MTA variety : Letter from London by Ameer sahib UK
- 3.30 Canada Speaks : "Food for Thought" part 4
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

MONDAY 19TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Malfozat
- 12.00 Chinese Desk Language lesson 2
- 12.30 Announcements and Nazam
- 1.00 News
- 1.20 Nazam
- 1.30 Around the Globe:"A Visit to Spain" 3rd part
- 2.00 "Natural Cure" Homeopathy Lesson No.88
- 3.00 Nazam
- 3.05 "Dilbar mera yehi hai" Ch. Hadi Ali sb.
- 3.30 MTA variety: German programme "Islamic Press Shau 12"
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

TUESDAY 20TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Seeratu-un-Nabee (s.a.w.)
- 12.00 Medical Matters:' "Health care of Mother and Child" part 6
- 12.30 Announcements and Nazam
- 1.00 News
- 1.20 Nazam
- 1.30 Around the globe:" Introduction of the first 14 members of Lajna "
- 2.00 "Natural Cure" Homeopathy Lesson No.89
- 3.00 Nazam
- 3.05 Cooking Lesson ALMAIDAH
- 3.30 MTA variety : Correct pronunciation of Durres-Sameen part 10
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

WEDNESDAY 21ST JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith
- 12.00 Chinese Desk Laguage Lesson 3
- 12.30 Announcements and Nazam
- 1.00 News
- 1.20 Nazam
- 1.30 Around the Globe: "The Forester"
- 2.00 "Quran Class" Tarjamatul Quran class No.62
- 3.00 Nazam
- 3.05 MTA Variety:
- 3.30 Canada Speaks :"Meet our Friends" part 4
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

THURSDAY 22ND JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Malfozat
- 12.00 Medical Matters: with Dr.Mujeeb ul Haq
- 12.30 Announcements and Nazam
- 1.00 News
- 1.20 Nazam
- 1.30 Around the Globe: "The Dentist" Documentary
- 2.00 "Quran Class" Tarjamat tul Quran class No.63
- 3.00 Nazam
- 3.05 MTA variety : " An Interview with Mr. Waheed ullah Javeed " Host Qamar Dawood Khokhar
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

FRIDAY 23TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith
- 12.00 Moshaira - by Blind Friends of Rabwah
- 1.00 News
- 1.20 Friday Sermon *LIVE*
- 2.40 Nazam
- 2.45 Mulaqat with Urdu speaking. friends.
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

SATURDAY 24TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith
- 12.00 Eurofile: " Speech by Noor Ahmad Bulstad in Norwegian Language 2nd Speech
- 1.00 News
- 1.30 Around the Globe:
- 2.00 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor 24-6-95
- 3.00 Nazam
- 3.05 MTA variety: German programme Lajna Imaillah "Quiz programme" part 3
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

SUNDAY 25TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith
- 12.00 MTA variety :Q\A with Huzoor Ijtema May 1995 Germany 1st part
- 1.00 News
- 1.30 Around the Globe: Profile "The Supermarket Buyer"
- 2.00 Mulaqat with English delegates 25-6-95
- 3.00 Nazam
- 3.05 MTA variety :Letter from London by Ameer sahib UK
- 3.30 Canada speaks: "Food for thought" 5th part
- 3.45 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

MONDAY 26TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Malfozat
- 12.00 Chinese Desk Language Lesson 4
- 12.30 MTA Variety : Q\A with Huzoor Ijtema May 1995 Germany 2nd part
- 1.00 News
- 1.30 Around the Globe: "A visit to Spain" 4th part
- 2.00 "Natural Cure" Homeopathy Lesson No.89
- 3.05 Nazam
- 3.10 "Dilbar mera yehi hai" Ch. Hadi Ali sb.
- 3.30 MTA variety: German programme - " Introduction to Ahmadiyyat " part 11.
- 4.00 Qaseedah
- 4.10 Arabic Programme with Hilmi Shafi sb.
- 4.40 Nazam
- 4.50 Tomorrow's Programmes

TUESDAY 27TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Seeratu-un-Nabee (s.a.w.)
- 12.00 Medical Matters: "Health care of Mother and Child" part 7
- 12.30 Announcements and Nazam
- 1.00 News
- 1.30 Around the globe: "Introduction of the first 14 members of Lajna Imaillah
- 2.00 "Natural Cure" Homeopathy Lesson No.90
- 3.00 Nazam
- 3.05 Cooking Lesson ALMAIDAH
- 3.30 Nazam
- 3.35 Canada Speaks:"Meet our friends" part 5
- 4.00 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

WEDNESDAY 28TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hadith
- 12.00 Chinese Desk Laguage Lesson 5
- 12.30 MTA Variety : "Interview of Abdul Rasheed of Peshawar
- 1.00 News
- 1.30 Around the Globe:
- 2.00 "Quran Class" Tarjamatul Quran Class No. 64
- 3.05 Nazam
- 3.10 MTA Variety:
- 3.30 Canada Speaks :"Meet our Friends" part 5
- 3.40 Qaseedah
- 3.50 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

THURSDAY 29TH JUNE

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Malfozat
- 12.00 Medical Matters: "First aid" with Dr.Mujeeb ul Haq
- 12.25 Announcements
- 12.30 Concluding Speech of Huzoor Ijtema May 1995 Germany
- 1.00 News
- 1.30 Around the Globe: Documentary
- 2.00 "Quran Class" Tarjamat tul Quran Class No.65
- 3.05 Nazam
- 3.10 "Children's Corner" : "Quiz programme" from Lahore between Atfal and Nasirat
- 4.05 LIQAA MA'AL ARAB
- 4.50 Tomorrow's Programmes

Programmes or their timings may change without prior notice .We welcome our viewers' comments and suggestions about the quality of the translations of the programme "Learning Languages with Huzoor"

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095

Vol. 2 Friday, June 16, 1995 No. 24

شذرات

(م-ا-ح)

پنجاب کے ایک شہر سرگودھا میں ایک احاطہ ہے جسے لکڑمنڈی کہتے ہیں۔ اس میں ایک شوخ طبع ملا بنام اکرم طوفانی رہتا ہے اور اسکے نام کے عامیانہ لاحقے کی طرح اس کی حرکات بھی سوقیانہ ہیں۔ یہی وہ بدنصیب ہے جو سرگودھا کے احمدی مسلمانوں کی دکانوں سے قرآنی آیات کی نشاندھی کرکے اور احمدی نوجوانوں کی کلمہ نمائی پر انہیں گرفتار کرانے میں سب سے آگے تھا اور اسی نے اپنے ساتھ شورش پسندوں کو ملاکر ڈیرہ غازی خاں اور مردان میں عدالتوں کا گھیراؤ کرکے بےگناہ احمدی ملزموں کی ضمانتیں نہیں ہونے دی تھیں۔ اپنی گندہ دہنی اور مفسدہ پردازی کی وجہ سے یہ اپنے جیسے احمدی مخالف حلقوں میں ممتاز ہے۔ اس مختصر تعارف کے بعد اس کے تازہ ترین کارنامے کا تذکرہ مطلوب ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ انگلستان میں خطاب فرماتے ہوئے عامۃ المسلمین کو سمجھانے کی غرض سے بیان فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام طبعی عمر پاکر فوت ہوچکے ہیں۔ کوئی بشر اپنے خاکی بدن کے ساتھ دو ہزار سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کا رفع معروف معنوں میں ان کے وصال کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے اب امت محمدیہ میں ان کا مثیل ہی آئے گا اور چونکہ تمام مسلمان علماء اور اکابر متفق ہیں کہ آپؑ کے دوبارہ تشریف لانے کی تمام نشانیاں پوری ہوچکی ہیں اس لئے یا تو اس زمانے کے مدعی مسیحیت پر ایمان لاؤ ورنہ پھر اسرائیلی عیسیٰ مسیح کو جو تمہارے دعویٰ کے مطابق آسمان پر تشریف فرما ہیں، زمین پر اتار کر دکھاؤ اور اگر تم نے یہ کردیا تو تمہیں ایک کروڑ روپیہ انعام یا ہرجانہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ادا کیا جائے گا اور سب احمدی تم سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔

اب ذرا سی بھی عقل رکھنے والا شخص یہ سمجھ جائے گا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا یہ طرز بیان اتمام حجت کے لئے ایک تحدی اور چیلنج ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جہاں احمدیت کے معاندین کا علم سلب کرلیا ہے وہاں انہیں اس شئے لطیف سے بھی محروم کردیا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ اپنی شوخی اور شوریدہ سری کو چھوڑ کر زمین میں فساد پھیلانے سے باز آؤ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوکر اپنی جبینوں کو رگڑو اور دعائیں کرو۔ گڑگڑاؤ کہ بار الٰہا اب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی رہائش سے آزاد کرکے زمین پر بھیج دے تاکہ (ان کے خیال کے مطابق) اسلام کا بول بالا ہو اور احمدیوں کے مدعی مسیحیت کا (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونا ثابت ہو۔

اس مسکت چیلنج کے جواب میں سنجیدہ طبقہ تو خاموش ہوکر اپنی مایوسیوں اور محرومیوں کا ماتم کر رہا ہے مگر طوفانی اگر چپ رہے تو طوفانی کیسے ہوا۔ اس نے ایک جوابی ورقہ تقسیم کیا ہے جس پر عنوان لگایا گیا ہے:

"دو کروڑ روپے گھر بیٹھے حاصل کریں"

اور اس میں کہا گیا ہے کہ:

"کسی کو آسمانوں پر لے جانا اور اتارنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور صرف اللہ کی مرضی پر منحصر ہے"۔

اور یہ کہ:

"میں مرزا طاہر کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ خود یا اس کا کوئی ذمہ دار قادیانی مرزائی بطور نمائندہ سامنے آئے اور ثابت کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا جھوٹا اور...... تھا...... اور بدکردار، کذاب، دجال، ......، ...... نہ تھا تو کوئی بھی ذمہ دار نمائندہ مبلغ دو کروڑ روپے نقد حاصل کرسکتا ہے"۔

(اس اشتہار کی عبارت میں سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اسمائے گرامی کے ساتھ لکھے گئے فحش اور دشنام کو ہم نے ان کی غلاظت کے سبب حذف کردیا ہے)

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے، ہمیں تسلیم ہے کہ کسی کو آسمان پر لے جانا یا اتارنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اسی لئے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ تم جو سچے اور مقبول بارگاہ الٰہی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو، اپنی سب شوخی اور شرارت کو ترک کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور استدعا کرو کہ اب تو تمہارے قول کے مطابق احمدیت کے دجال (نعوذ باللہ) کو ظاہر ہوئے ایک سو سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا ہے، اب تو وہ تمہاری مدد کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتار دے (اور ان کے تشریف لانے کے بعد تمہارے لئے ایک کروڑ روپیہ اس پر مستزاد)۔ طوفانی اور اس قماش کے لوگ اس سودے کی طرف کیوں نہیں آتے؟

اور رہی امام زمانہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت اور اس کے ثبوت، تو سب سے اول تو اس پر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت صاد کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اپنی توحید، اپنے رسولؐ اور اپنے دین کے لئے بہت غیور اور عزیز ذوانتقام ہے اس نے (نعوذ باللہ) ایک مفتری کو اپنی عادت کے خلاف نہ صرف سو سال سے زیادہ مہلت دی اور اسکے مقابل پر دنیا پرست دین کے ٹھیکیداروں کو ذلیل و رسوا کیا بلکہ اس کے سلسلے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دی اور اس سے کئے گئے اپنے وعدوں کے مطابق اس کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک خود پہنچایا (یا پہنچنے دیا)۔ اسکی تائید اور اسکے مشن کی تعمیل کے لئے اسے مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت عطا کی (حضرت کے الہام میں A Large Party ہے)۔ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ سے لےکر آج تک لاکھوں انسانوں نے آپکو صادق اور مِن عنداللہ سمجھ کر قبول کیا۔ کیا خدا تعالیٰ کے سلوک کی یہ گواہی اور اسکے ثبوت میں ان لاکھوں مبایعین کی جاں نثاری اور جاں سپاری کافی نہیں؟

پھر آج سے تین سال قبل ایک لاکھ افراد نے احمدیت قبول کرکے دنیا بھر کے ہر گوشے سے عالمی بیعت کے وقت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کی صداقت پر آمین کہی۔ اس سے اگلے سال ۱۹۹۳ء میں دو لاکھ اور ۱۹۹۴ء میں مزید چار لاکھ افراد نے احمدیہ مسلم ٹیلی وژن پر عالمی بیعت کے ذریعہ احمدیت میں شامل ہوکر دنیا کی بیسیوں زبانوں میں بلند آواز سے یہ گواہی دی کہ مرزا غلام احمد ہی اس زمانہ کے مسیح، مہدی اور امام ہیں۔ اس پر بھی یہ لوگ ثبوت اور شہادت مانگتے ہیں؟

دراصل بات یہ ہے کہ ان مادرزاد کور چشموں کو اگر سورج نظر نہیں آتا تو اس میں سورج کا کیا گناہ ہے، اگر ایم ٹی اے پر بیعت کے الفاظ کی گونج ان کے مہربند کانوں میں داخل نہیں ہوتی تو اس میں ہمارا کیا قصور۔ اب جو خدائی تائید کی ہوائیں آندھی اور طوفان کی طرح چلنی شروع ہوئی ہیں اور (پاکستان سمیت) کرہ ارضی کے تمام گوشوں سے "رجوع جہاں" ہو رہا ہے تو ان "آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سو سو حجاب" کا فرمان تو پورا ہوگا ہی مگر طوفانی جیسے ناری وجودوں کی آگ ٹھنڈی ہوچکی ہوگی اور یہ اپنی پھٹی ہوئی آنکھوں سے احمدیت کی اس ترقی کو دیکھ کر یا اسفا۔ یا اسفا پکار رہے ہونگے۔

اور کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اکرم طوفانی جیسے بےوقعت اور کم حیثیت، جن کا گزارہ زکوۃ، فطرانے اور قربانی کی کھالوں پر ہے یا بقول آنجہانی ضیاء الحق، جمعرات کی روٹیوں پر پلنے والے ان ملاؤں کے پاس دو کروڑ روپیہ کہاں سے آیا ہے اور کیا انہیں علم ہے کہ ایک کے ہندسے کے ساتھ کتنے صفر لگیں تو کروڑ بنتا ہے۔

بہرحال اگر انکا یہ خیالی سرمایہ کسی بنک میں رکھا ہے تو اپنے اشتہار کو مکمل کرنے کے لئے اس بنک کی سٹیٹمنٹ اور اس روپے کے ذرائع بھی نقل کردیتے تو ان کی اصلیت اور اوقات ظاہر ہوجاتی اور سادہ لوح عوام ان کے دھوکے میں آنے سے محفوظ رہتے۔

یہ طائفہ ایسے ہی شوشوں اور شگوفوں کے بل پر زندہ ہے۔ زندہ کیا ہے، بس سسک رہا ہے۔ یہ نہ کریں تو بھوکے مریں۔ روٹی تو کما کھائے کسی طور مچھندر۔

بقیہ ہومیوپیتھی کلاس

محسوس ہوتی ہے۔ ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ برائیونیا کا مریض اگر دو چار دن مسلسل آرام کرے تو افاقہ ہو جاتا ہے۔ رسٹاکس کا مریض اگر دو چار دن مسلسل آرام کرے تو درد بڑھ جاتی ہے۔

برائیونیا میں سردی سے گرمی کے موسم میں آنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ نمونیہ بھی ان دنوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اچانک جب گرمی آتی ہے تو جسم کا بیرونی حصہ گرمی سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اور اندرونی حصہ ابھی نئے موسم کے مطابق اپنے آپ کو ایڈجسٹ نہیں کر پاتا۔ یہ برائیونیا کی علامات ہیں سردی سے گرمی میں جانے سے گرمی میں ٹھنڈ کھانے سے نمونیہ ہو تو اس کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔ اس کی علامات دائیں طرف رہتی ہیں۔

لائیکوپوڈیم دائیں سے شروع کر کے بائیں پھیپھڑے کو متاثر کرتی ہیں۔ لیکن برائیونیا اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرتی ہے اور نیچے ٹھہر جاتی ہے۔ وہاں ٹھہر جائے تو برائیونیا چونکہ مزمن بیماریوں کا علاج نہیں اس لئے اس کے ساتھ کالی کارب (Kali Carb) دیں یہ بنیاد ہے۔ اور پھیپھڑوں کے لئے ساتھ آرسینک (Aesenic) اور کالی آئیوڈائڈ (Kali Iodide) دیں۔ یہ السریشن کا بھی علاج ہے۔ پھیپھڑوں میں جو Patches ہوتے ہیں وہ میرے تجربہ میں ہے کہ مرکسال (Merc. S-ol) اور کالی کارب دینے سے دور ہو گئیں۔ جس مریضہ کی میں خاص طور پر بات کر رہا ہوں اسے سل کے نتیجے میں یہ Cavities پیدا ہو گئی تھیں۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے لے کر یہ معلوم کیا تھا۔ مرک سال اور کالی کارب سے علاج کیا گیا چند ماہ کے بعد ایکسرے کروایا تو کوئی Cavity نہیں تھی۔

حضور نے فرمایا کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کتنی عظیم دوائیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ ڈاکٹروں کو ابھی تک پتہ ہی نہیں کہ جسم میں دفاع کی کتنی طاقتیں ہیں۔ انسانی دفاع کا نظام خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی عظمتوں کی نشان دہی کے لئے بہت اہم ہے۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(منیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

Designing & Setting by Khalifa Rawahuddin Ahmad